بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۹

اہلحدیث

امرتسر — اخبار

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداروں سے ...
" ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ...
فی پرچہ ... ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

(۱۶۱)

امرتسر ۷ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (کعبہ اقدس کی چوکھٹ پر) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۳
راہ ہدایت۔ انجیل اور قرآن مجید - - - ص۳
قابل توجہ احناف کرام - - - ص۴
فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟ - - - ص۵
مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام - - - ص۵
بریلوی مشن (بجواب الفقیہ) - - - ص۶
آہ سرد یعنی دل کا درد - - - ص۹
اسلامی تمدن کی اہمیت - - - ص۱۰
فتاویٰ ص۱۲ — متفرقات - - - ص۱۳
ملکی مطلع - - - ص۱۴
اشتہارات - - - ص۱۸-۲۰

کعبۂ اقدس کی چوکھٹ پر!

(از قلم مولوی محمد داؤد صاحب شکراوی)

اے خدا کے پاک گھر اے لائق صد احترام
اے خدا کے پاک گھر اے نور وحدت کے نشاں
باعث تسکین دل اے فرحت قلب حزیں
قبلۂ اقوام عالم مرکز خیر الامم
منبع دریائے رحمت وادیٔ طوبیٰ ہے تو
تیری عظمت سے دلوں میں تابش ایمان ہے
طور سے بڑھ کر ہے تو اہل بصیرت کے لئے
تو نے عالم میں خدا کا بول بالا کر دیا
فخر ہے کیا کم یہ اے عرب پیمبر کے وطن
میں وہاں جا کر رہوں یارب وہ دن کب آئیگا
پاک پیغمبر کی بستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

ایک خود اللہ نے تجھ کو کہا بیت الحرام
مرکز ختم رسالت مہبط کرّوبیاں
ہے ازل سے انقلاب انگیز تیری سرزمیں
دیکھ کر تجھ کو نکل جاتے ہیں سارے رنج و غم
کعبۂ مسلم ہے تو اور خانۂ مولا ہے تو
دم بدم تجھ پر نزول رحمت رحمان ہے
چن لیا تجھ کو ازل میں امر وحدت کے لئے
اس زمیں پر تیری عظمت نے اجالا کر دیا
تو رہیگا تا ابد گلہائے وحدت کا چمن
مجھ کو کعبے کا صحن کس دن دکھایا جائیگا
تجھ سے ہے مسلم کی ہستی! تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

غازی مصطفیٰ کمال پاشا - غازی انور پاشا - طلعت پاشا - رؤف بے - محترمہ خالدہ خانم اور دیگر نامور ترک بہادر جرنیلوں کے حالات ...

انتخاب الاخبار

منظوری آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا آیندہ سالانہ اجلاس قصبہ کھکھڑہ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد کرنے کیلئے مجلس شوریٰ نے منظوری دے دی ہے۔ تاریخوں کا اعلان بھی عنقریب کردیا جائیگا۔ انشاء اللہ

حاجیوں کے جہاز مغل لائن کا جہاز "الہند" ۷ جنوری کو اور "المدینہ" ۱۶ جنوری کو کراچی سے براہ راست جدہ روانہ ہوجائیں گے۔

تصحیح سابقہ پرچہ میں صفحہ ۱۸ پر "الہند" جہاز کی روانگی کی تاریخ ۷ جنوری کی بجائے ۱۷ جنوری غلط شائع ہوگئی ہے۔ عازمین حجاز نوٹ کرلیں۔

—— امرتسر میں ۲۰ دسمبر سے ۲۴ دسمبر تک ۱۴۳ بچے پیدا ہوئے اور ۸۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— امرتسر میونسپل کمیٹی نے مسٹر بشیر احمد صاحب انسپکٹر انکم ٹیکس کے حملہ آور کا پتہ معلوم دینے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام مقرر کیا ہے۔

—— گورنمنٹ پنجاب نے لاہور میں کارپوریشن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ امرتسر میں بھی کوشش کی جارہی ہے کہ بلدیہ کی بجائے کارپوریشن بنادی جائے۔

—— لاہور میں انجمن حمایت اسلام کی گولڈن جوبلی کا اجلاس ۲۲ دسمبر سے ہورہا ہے۔ بیگم شاہنواز کی طرف سے چالیس ہزار روپیہ کی جائداد انجمن کو پیش کی گئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے بھی ۲۵ ہزار روپیہ کی گرانٹ انجمن کو دی جائے گی۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر ستیہ پال کی زیرنگرانی کانگرس پرچار کے لئے لاہور سے ایک روزنامہ جاری ہونے والا ہے۔

—— روزنامہ "احسان" لاہور کی مبلغ پانچسو روپیہ کی ضمانت گورنمنٹ پنجاب نے مرزائیوں کے خلاف ایک نظم لکھنے کے سلسلہ میں ضبط کرلی ہے۔ اور نئی ضمانت طلب کی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ریاستی باشندوں کے حقوق کے متعلق گاندھی جی وائسرائے ہند سے خط و کتابت کررہے ہیں۔

—— حیدرآباد دکن میں ہندوؤں کی طرف سے ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے۔ ۲۵ دسمبر کو چار ستیہ آگرہی گرفتار کئے گئے۔

—— بمبئی میں ریشم کے کارخانہ میں آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— حیدرآباد میں بندے ماترم کے گیت کی وجہ سے جو شورش ہندوؤں کی طرف سے ہورہی ہے۔ اس سلسلے میں ہندوؤں کی طرف سے شولاپور میں آرین کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ جس میں اکابر آریہ و ہندو پہنچ رہے ہیں۔

پہلے اسے پڑھئے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۸ پر
حساب دوستاں

درج ہے۔ سب سے پہلے اسے ملاحظہ فرمائیں۔ اپنے چٹ نمبر کے ساتھ مقابلہ کرلیں۔ اگر آپ کا نمبر اس میں درج ہو تو قیمت اخبار بھیجنے کا فکر کریں۔

—— حکومت ہند کی طرف سے صوبہ بمبئی میں قانون تحفظ والیان ریاست نافذ کردیا گیا ہے۔

—— حکومت اٹلی نے ابھی حال ہی میں اٹلی کے مدارس کے نصاب تعلیم میں عربی زبان کو داخل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نے مصر کے بعض سرکاری حلقوں سے اہل فن مدرسین کی فراہمی اور نصاب تعلیم کی تیاری کے متعلق امداد طلب کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ حلقے حکومت اٹلی کی خواہش پوری کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مصر میں تعلیمی سال شروع ہوجانے کی وجہ سے انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ حکومت اٹلی اپنا ارادہ آئندہ سال تک کیلئے ملتوی کرے تو اچھا ہے۔

—— جمیل مردم بک وزیر اعظم شام نے ابھی حال میں حکومت فرانس کے ساتھ جو معاہدے کئے ہیں ان کی شام کے بعض حلقوں میں مخالفت کی جارہی ہے۔

—— انگورہ میں سات ہزار طلباء نے اعلان کیا ہے کہ ہم غازی عصمت پاشا کی قیادت میں اسلام، اقوام مشرق اور ترکی کی عزت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے۔

—— حکومت حجاز نے برقی علاج کے ادارے قائم کئے ہیں۔ مکہ مکرمہ کے برقی شفاخانے کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید طرز علاج سے ۱۲۰۷ مریض شفایاب ہوچکے ہیں۔ ان میں دق اور سل کے مریض بھی تھے۔

—— قاہرہ۔ افسر اعلیٰ محکمہ آثار قدیمہ نے سلطان برقوق کی مسجد سے ۲۷ شمعدان صحیح و سالم برآمد کئے ہیں۔

—— حکومت مصر کے وزیر تجارت نے وزیر خارجہ سے درخواست کی ہے کہ وہ ڈنمارک کے ساتھ تجارتی معاہدے کی سلسلہ جنبانی کرے۔ اس سے مصر کی تجارت میں نمایاں اضافہ ہوجائے گا۔

—— روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن نے مصطفےٰ کمال کی وفات پر وزارت ترکی کے نام مندرجہ ذیل پیغام تعزیت ارسال کیا تھا:۔

"کمال اتاترک میری روح تھے، میری آنکھ تھے میرا قلب و جگر تھے۔ آہ میرا رفیق میرا بھائی مجھ سے چھن گیا۔ اور میری روح پژمردہ ہوگئی"

—— نئی دہلی۔ بیگم ڈاکٹر ایم۔ اے انصاری مرحوم انتقال کرگئیں۔

—— پنجاب میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ حالانکہ بہت ضرورت ہے۔ زمیندار اور کاشتکار سخت پریشان ہیں۔ جملہ ناظرین بخلوص دل رب العالمین کی درگاہ میں دعا کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

اعلان ابراہیمی

جمعیۃ تبلیغ پنجاب کے رسائل مطبوعہ کی فرمائش اور انکی قیمت وغیرہ آئندہ سے ناظم صاحب جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر کے نام بھیجی جائے۔

(محمد ابراہیم میر از سیالکوٹ)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۵۷ھ ہجری

راہ ہدایت

انجیل ——— اور ——— قرآن مجید

قرآن مجید کی سورہ فاتحہ میں ایک بڑی جامع اور بابرکت دعا آئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

(اے خدا ہمیں سیدھے رستے پر چلنے کی توفیق بخش)

اس آیت کی صحیح تفسیر جو خود قرآن مجید نے بتائی ہے وہ کیا ہے؟ اس کا ذکر ہم بعد کریں گے۔ پہلے ہم اس آیت کے متعلق عیسائیوں کا خیال بیان کرکے اس کا جواب دیتے ہیں۔ چونکہ یہ دعا بڑی بابرکت ہے۔ اس لئے ایک عیسائی نامہ نگار اس کو اپنے حق میں لیتا ہوا لکھتا ہے۔

"وہ راہ جو صراط المستقیم ہے۔ جس کے لئے مصنف قرآن ہدایت چاہتا ہے۔ وہ بائبل کی بتائی ہوئی آسمانی وطن کی راہ ہے۔ فلپیوں ۳: ۲۰ - اور یہ راہ جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرنے سے طے ہوتی ہے۔ ۱ پطرس ۲: ۱۱ - اور مصنف قرآن نے بڑی سرگرمی اور دلی آرزو سے اس راہ پر قدم رکھنے کی ہدایت طلب کی۔ یعنی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تُو نے انعام کیا۔ وہ کون لوگ تھے؟ قرآن میں جابجا آیا ہے کہ خدا ظالمین اور فاسقین کی ہدایت نہیں کرتا۔ چنانچہ خود ہی قرآن ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ہے یعنی قرآن بھی متقی اور صالحین کی ہدایت کا مدعی ہے۔ پس جن لوگوں پر خدا نے انعام فرمائے وہ از روئے قرآن اہل الکتاب یعنی اہل یہود اور مسیحی ہیں۔ یعنی ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی نسل کے لوگ۔ دیکھو سورہ بقر میں یکے بعد دیگرے کئی دفعہ یوں آیا ہے۔ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم و انی فضلتکم علی العالمین۔

اے بنی اسرائیل یاد کرو میرے انعام جو میں نے تم پر کئے اور فضیلت دی تم کو سارے عالموں کے لوگوں پر۔ وہ فضیلت اور انعامات جو صرف اسرائیلی امت کا ورثہ تھے الہام اور نبوت کے انعام اور برکات تھیں۔ ××× پس اہل کتاب یعنی اہل توریت اور اہل انجیل ہی صراط المستقیم کے مسافر ہیں۔ جو روح اور سچائی سے خدائے برتر کے عابد تھے۔ اور دنیا کے باقی لوگ اُن بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ وہ حق سے گمراہ اور خدا کی معرفت میں اندھے تھے۔ اور زعم باطل میں مبتلا اور محو تھے۔" (نوٹ لاہور)

اس اقتباس میں نامہ نگار نے بائبل سے دو حوالے دیئے ہیں۔

پہلا حوالہ فلپیوں کے تیسرے باب کا ہے جو یہ ہے

مجھے خداوند مسیح سے امید ہے کہ طمطاؤس کو تمہارے پاس جلد بھیجوں تاکہ تمہارے احوال دریافت کرکے میری بھی خاطر جمع ہو کیونکہ کوئی ایسا ہمدل میرے ساتھ نہیں جو اصالتاً تمہارے لئے فکرمند ہووے۔ (باب ۲- فقرہ ۱۹ و ۲۰)

اہلحدیث ظاہر ہے کہ اس عبارت میں کوئی بات صراط مستقیم کی تشریح کے متعلق نہیں ہے۔ بدگمانی کرکے نامہ نگار کو حوالہ دینے میں سہو ہو گیا ہے یا سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔

دوسرا حوالہ پطرس اول کے باب ۲ فقرہ ۱۱ کا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

اے پیارو! میں تم سے یوں جیسے پردیسیوں اور مسافروں سے منت کرتا ہوں کہ تم جسمانی خواہشوں سے جو جان کے مقابل لڑائی کرتے ہیں پرہیز کرو اور اپنا چلن غیر قوموں کے بیچ نیکی کے ساتھ رکھو۔

اہلحدیث نامہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ وہ مسلمانوں کی مسلمہ الہامی کتاب کی تفسیر کر رہا ہے۔ اور تفسیر میں وہ حوالے پیش کرتا ہے جن کی الہامیت مسلمانوں کے نزدیک مسلم نہیں ہے۔ اس سے کسی عیسائی کو بھی انکار نہ ہوگا کہ مسلمان ان خطوط کے لکھنے والے اصحاب کو نہ نبی مانتے ہیں نہ الہامی بلکہ ان کی شخصیت سے بھی واقف نہیں ہیں۔ پھر ان کا کلام مسلمانوں پر حجت کیسے ہو سکتا ہے۔ علاوہ اس کے اس حوالے میں نیک چلن رہنے کی ہدایت ہے۔ مگر نیک کاموں کی تفصیل نہیں ہے جو صراط مستقیم کے مصداق ہوں۔ نیک چلن رہنے کی تعلیم بہت پرست جھوڑ دھرم یہ بھی دے سکتے ہیں بلکہ دیتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو آپ لاہور کی دیوسماج میں جاکر دیکھ لیں یا ان کی کتابیں مطالعہ کریں۔ پس ایسا مجمل کلام صراط مستقیم کی تفسیر نہیں کہلا سکتا۔

نامہ نگار کی دوسری غلطی یہ ہے کہ وہ غلط بحث

کام لے کر خود اپنے مذہب [illegible] کے بھی خلاف کھو گیا ہے۔ کیا [illegible] یہودیوں کو جو نزول قرآن کے وقت عرب میں بستے تھے اور آج تمام [illegible] منعم علیہم (یا ایسان مورد انعام) [illegible] سکتا ہے۔ ذرہ اپنے دل سے شہادت لیجئے۔ اگر قرآن کی شہادت چاہو تو سنو ارشاد ہے:-

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَالِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوتَ ؕ أُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَ أَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ ٥ (پ-ع ۱۳)

(اے پیغمبر صاحب قرآن) آپ کہہ دیجئے کیا میں تم کو ان لوگوں کا حال بتاؤں جو خدا کے نزدیک بہت بُری حالت میں ہیں وہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور غضب کا اظہار کیا اور اُن میں سے بعض کو بندر اور سوٴر بنا دیا اور جنہوں نے خدا کے سوا غیر اللہ کی عبادت کی یہ لوگ بہت درجے میں ہیں اور سیدھے راستے سے بہت دُور بھٹکے ہوئے ہیں۔

باقی رہے مسیحی جن کو آپ نے منعم علیہم گروہ میں داخل کیا ہے ان کے متعلق بھی قرآن کا فتویٰ آپ سے مخفی نہیں چنانچہ آپ نے رسالہ "نوت" بابت نومبر میں اس فتوے کو نقل کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں :-

حضرت محمد (صلعم) نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہنے والے کافر ہیں۔

(لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ × × لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ٥)

جن لوگوں پر قرآن مجید نے یہ فتویٰ لگایا ہو وہ اسکے نزدیک منعم علیہم (مورد انعام) کیسے ہو سکتے ہیں۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ آپ نے جو آیات بنی اسرائیل پر نعمت الٰہی نازل ہونے کے بارے میں نقل کی ہیں وہ ان افراد کے حق میں صحیح ہیں جن کا ذکر ان آیات میں آیا ہے یعنی حضرت موسیٰ اور ان کے سچے تابعدار

(۱۶۴)

بعد کے زمانے کے یہود اور نصاریٰ جو نزول قرآن کے وقت موجود تھے وہ خود اس انعام الٰہی کے مورد نہیں تھے آپ اگر بنظر انصاف غور کریں گے تو ہمارے ساتھ متفق ہو جائیں گے یہود کے حق میں تو آپ کُھلے الفاظ میں گمراہی کے معترف ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ حضرت مسیح کے حق میں بدگو ہیں جو بقول آپ کے دنیا کا منجی ہے اور بقول اہل اسلام کلمۃ اللہ ہے۔ اُس زمانے کے مسیحیوں کے حق میں بھی آپ کی یہی رائے ہے یا ہونی چاہئے۔ کیونکہ وہ مسیحی ایسے تھے جو تثلیث میں مریم صدیقہ کو تیسرا اقنوم مانتے تھے جو آپ کے نزدیک بھی کفر ہے۔ انہی کو ملحوظ رکھ کر ارشاد ہے کہ قیامت کے روز حضرت مسیح کو کہا جائیگا :-

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ (پ-ع ۶)

ان لوگوں کی تلاش کرنی ہو تو پادری علی بخش صاحب کی کتاب تفسیر قرآن (تحریف قرآن) دیکھئے۔

پس مختصر یہ کہ زمانہ نزول قرآن کے یہودی اور مسیحی دونوں باصطلاح قرآن مورد انعام نہیں ہو سکتے اب بھی عیسائیوں میں رومن کیتھولک کی تعداد بہت زیادہ ہے جو مریم صدیقہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر تحقیق کرنی چاہیں تو ان کے گرجاؤں میں جا کر دیکھیں کہ مریم صدیقہ کا مجسمہ یا مورت لٹک رہی ہے جسکے سامنے عیسائی ہر روز سر جھکاتے ہیں یا دعا مانگتے ہیں سکندر آباد دکن میں مریم صدیقہ کی مورت میں نے خود دیکھی ہے۔ جس کے سامنے عیسائی بُت پرستوں کی طرح ڈنڈوت کرتے ہیں۔

رہے وہ مسیحی جو مریم صدیقہ کو تثلیث میں داخل نہیں کرتے بلکہ اس کی بجائے روح القدس کو داخل کرتے ہیں۔ وہ بھی قرآنی فتوے کے ماتحت منعم علیہم نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ ہمارا روئے سخن مسیحی نامہ نگار کی غلط تقریر کی طرف تھا۔ اب ہم آیت کی صحیح تفسیر بتلاتے ہیں جو خود قرآن مجید نے بیان کی ہے۔

کلمۃ اللہ روح اللہ کی تعلیم قرآن مجید میں ان الفاظ میں مذکور ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ٥

(حضرت مسیح نے فرمایا اے بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے یہی صراط مستقیم [illegible] ہے

اس آیت کو سامنے رکھ کر سورہ فاتحہ کی تفسیر صاف سمجھ میں آجاتی ہے کہ اُن لوگوں کی راہ طلب کرنے کا حکم ہے جو خدا کی سچی تعلیم توحید و رسالت پر قائم تھے (لاریب) جو اہل ہوا اس سچی تعلیم کو چھوڑ کر مغضوب اور ضال ہوئے ان کی راہ سے اجتناب کرنے کا سبق دیا گیا ہے غور سے پڑھئے :-

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ٥

اس سے بھی زیادہ واضح ارشاد سنئے !

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ

یعنی اُن لوگوں کی خواہشات پر نہ چلو جو خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور خود بھی سیدھی راہ (صراط مستقیم) سے بھٹک گئے۔

یہاں پہنچ کر ہمیں اس حدیث کا مضمون پیش کرنا ہے جسے مولانا حالی مرحوم نے ایک بند میں ادا کیا ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

قابل توجہ احناف کرام

علم اصول فقہ میں یہ بات بالتصریح مذکور ہے کہ اصول دین چار ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس حضرت امام ہمام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول بالتصریح مروی چلا آتا ہے :-

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

کتب فقہ کے جملہ مسائل میں سے اکثر مسائل احادیث پر

ahmadimuslim.de

ہی ہیں۔ متن حنفیہ میں کسی مسلمان بلکہ کسی انسان کو بھی اختلاف نہیں کہ امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) حدیث نبوی کو حجت شرعیہ اور دینی دلیل سمجھتے تھے۔ باایں ہمہ منکرین حدیث نے ایک ایسی جرأت دکھائی ہے جس کی نظیر آج سے پہلے نہیں ملتی۔ وہ لکھتے ہیں کہ امام ہمام ابوحنیفہ حدیث کو حجت شرعیہ نہیں جانتے تھے صرف قرآن ہی کو حجت شرعیہ جانتے تھے۔ چنانچہ ان کا مافی الضمیر انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"اگر میرے حنفی بزرگ حدیثوں کے ایسے ہی دیوانے اور متوالے ہیں تو انہیں چاہئے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رح کی بھی کوئی ایسی کتاب پیش کریں۔ جو انہوں نے بخاری و مسلم کی طرح جمع کی ہو۔ لیکن مجھے دعویٰ ہے کہ حنفی بزرگ قیامت تک کوئی ایسی کتاب نہ دکھا سکیں گے۔ کیونکہ حضرت امام صاحب حدیثوں کو ہرگز ہرگز حجت فی الدین نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ اُن کے نزدیک صرف قرآن مجید ہی حجت فی الدین تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تفقہ فی الحدیث کے بجائے صرف تفقہ فی القرآن پر اکتفا کی۔ اگر امام صاحب کے نزدیک حدیثیں حجت فی الدین ہوتیں تو یقیناً آپ بخاری صاحب سے احسن و اعلیٰ کتب احادیث مرتب فرما سکتے تھے۔ کیونکہ جناب بخاری کی نسبت امام صاحب کا زمانہ حضور نبی کریم سے بہت قریب تھا۔ مگر قرب زمانہ کے باوجود آپ نے تدوین احادیث کی طرف التفات نہیں فرمایا۔"

(بلاغ امرتسر ص۲۲ بابت دسمبر ۳۸ء)

اہلحدیث | کچھ شک نہیں کہ امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) سب اہل اسلام بالخصوص اہلسنت فرقوں کے بزرگ ہیں ان کی طرف کسی غلط بات کو نسبت کرنا اُن کی ہتک نہیں بلکہ کرنے والے کی ہے۔ اسی طرح اس غلط بہتان کا دفعیہ کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ لیکن برادران احناف کا فرض مقدم ہے کہ وہ سب کام چھوڑ کر اس بہتان کا دفعیہ کریں جو امام ذی شان کے حق میں لگایا گیا ہے۔ یہ بہتان ایسا ہے کہ آج سے پہلے کسی مخالف بلکہ کسی معاندنے بھی لگانے کی جرأت نہیں کی۔ امید ہے کہ حنفی اخبارات و رسائل

پھر بھی تو جماعت ہی بہتان کا نام کر بیٹھے ہو تا سیاہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

قادیانی مشن

فرقہ ناجیہ جماعت احمدیہ ہے؟

کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی گاؤں سے گزرا۔ وہاں اسے ایک چھاجی ملی جو حسن و صورت میں ایسی تھی جس کی بابت شیخ سعدیؒ کا ایک شعر ہے ؎

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
بر و ختم است بر یوسف نکوئی

اس چیلی بی سے اس راہ رو نے مذاقیہ پوچھا کہ بی بی اس گاؤں میں جو پری رہتی ہے وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ لوگ مجھ ہی پر گمان کرتے ہیں۔

یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ ان کی نبوت جدیدہ عقائد جدیدہ۔ خیالات ناپسندیدہ۔ دعویٰ یہ کہ فرقہ ناجیہ صرف ہم ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۴ دسمبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:۔

"فرقہ ناجیہ صرف جماعت احمدیہ ہے"

آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے:۔

"امر واقع یہ ہے کہ کسی فرقہ میں بجز جماعت احمدیہ فرقہ ناجیہ کی علامات متحقق نہیں ہو سکتیں۔ فیصلہ کن علامت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ اَلَا وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ کے مطابق فرقہ ناجیہ کا "جماعت" ہونا ہے۔ فرقے بہت ہیں مگر وہ جماعت کہلانے کے مستحق نہیں کیونکہ وہ منتشر اور پراگندہ ہیں۔ اور کسی واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع نہیں"

(الفضل قادیان ص۔ ۱۴ دسمبر ۳۸ء)

اہلحدیث | یہ دعویٰ کیسی ناواقفی پر مبنی ہے۔ قادیانی گروہ میں امام کی جتنی اطاعت کی جاتی ہے اس سے آغاخانیوں یا بوہروں کے فرقے کی اطاعت بہت زیادہ ہے بوہروں سے آغاخانیوں کی زیادہ ہے۔ اسی طرح ہر گدی نشین کے مرید اپنے پیر کی اطاعت میں کسی سے کم نہیں۔ ہاں قادیانی جماعت میں جو اختلافات آئے دن سننے میں آتے ہیں جن کی وجہ سے خلیفہ قادیان ہر خطبے میں منافقوں کا ذکر کرتا ہے۔ بوہروں اور آغاخانیوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

ہاں اس وقت دنیا میں صحیح معنی میں جماعت کہلانے کی مستحق جماعت وہابیہ محمدیہ ہے۔ جس کا امام حقیقۃً امام ہے۔ ایسے ہی امام کی شان میں یہ حدیث وارد ہے:۔

الامام جنۃ یقاتل من ورائہ
(امام کے حکم سے جہاد کیا جائے)

قادیان کا امام بوہروں کے امام سے بھی بہت کم مطاع اور قاہر ہے۔ وہابیہ کا امام بے شک بصفت امامت سے موصوف ہے۔ ہر قسم کے حکم شرعی جاری کرتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ سرتابی کر سکے۔

قادیانی امام حکم دیتا ہے کہ کوئی قادیانی غیر قادیانی کو لڑکی نہ دے۔ مگر وہ دیتے ہیں۔ خطبوں میں شکایت کرتا ہے کوئی سنتا ہی نہیں۔ مریدین بغاوت کرکے قادیان ہی میں دندناتے پھرتے ہیں مگر کوئی ان کو سزا نہیں دے سکتا۔

کیا اس جماعت کو حدیث کا مصداق قرار دیا جائے؟ ہاں حدیث شریف میں فرقہ ناجیہ کی شناخت کے لئے جو زوردار الفاظ وارد ہوئے ہیں یعنی ما انا علیہ و اصحابی (مشکوٰۃ) (فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میری (نبی کی) اور میرے اصحاب کی روش پر ہوگا) الفضل نے بالکل نظر انداز کر دئیے ہیں۔ قادیانی جماعت

ahmadimuslim.de

کیا تھا عقائد و خیالات اعمال اہلحدیث سے بالکل مختلف ہے۔ عقائد میں بڑا عقیدہ ان کا اجرائے نبوت ہے جو صحابہ کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ اعمال کی مثال سردست ہم ایک ہی پیش کرتے ہیں کہ ان کا خلیفہ خطبہ جمعہ میں ہمیشہ سورہ فاتحہ پڑھ کر لیکچر شروع کر دیتا ہے۔ جس پر بہت زیادہ وقت لگتا ہے۔ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ کسی حدیث میں جمعہ کا خطبہ اس طریق پر نہیں آیا۔ جس پر قادیان میں عمل ہو رہا ہے۔ قادیانی گروہ اگر اسکو سنت کے مطابق جانتا ہے تو ہمارے سامنے اس کی سند پیش کرے۔ ورنہ اس کے خلاف سنت ہونے کا اعتراف کرے۔

ضرورت کے وقت ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوگا کہ قادیانی گروہ حدیث ما انا علیہ واصحابی کا پیرو نہیں ہے۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے۔ ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

مباہلہ اور اس کا ہولناک انجام

موضع ٹھرو متصل چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص مسمی محمد علی مراثی قادیانی مرزائی رہا کرتا تھا۔

ایک دن محمد علی نے وہاں کے چند اہلسنت والجماعت سے کہا کہ آؤ مباہلہ کر لیں اور دعا مانگیں کہ جو جھوٹے مذہب پر ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہفتہ میں تباہ اور ہلاک کرے۔ فریق ثانی نے کہا کہ آؤ کر لو۔ چنانچہ مرزائی نے دعا مانگی اور فریق ثانی کے لوگ آمین کہتے رہے۔

تیسرے یوم محمد علی (مرزائی) کا چھوٹا لڑکا بعمر آٹھ نو سال ایک کنوئیں کی چوکلی اور ڈھول کے درمیان آگیا اور شدید طور پر زخمی ہو کر اگلے دن مر گیا۔ محمد علی کو سمجھ آگئی کہ میں جھوٹے مذہب پر ہوں اور مجھے اسکی سزا ملی ہے۔ چنانچہ اس نے اگلے دن بروز جمعہ بمقام چھاؤنی مسجد سیالکوٹ میں جہاں مولانا ابراہیم دین صاحب جمعہ پڑھایا کرتے ہیں۔ مولانا کے ہاتھ پر تمام لوگوں کے سامنے مرزائیت سے توبہ کی۔ اور یہ بھی کہا کہ میرے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دوبارہ ٹھرو کی سرزمین میں داخل نہ کرے۔ کیونکہ وہاں کے بعض چوہدری جو مرزائی ہیں۔ مجھے دوبارہ مرتد ہونے کیلئے مجبور نہ کریں۔

بعد ازاں وہ ایک دو یوم موضع ہولانہ متصل سیالکوٹ میں اپنا کام کرتا رہا۔ تیسرے دن شدید بیمار ہو گیا۔ اسکے رشتہ داروں کو کچھ کچھ پتہ چلا کہ اسکے رشتہ دار ٹھرو لے گئے۔ وہاں پہنچ کر اسکا پیٹ پھول گیا اور جس طرح ہی وہ چند دن بیمار رہے کہ بعد فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

راقم۔ ماسٹر محمد حسین بھاگوپورہ سیالکوٹ۔ ۲۲/۳

بریلوی مشن

(گذشتہ سے پیوستہ)

مولوی عبداللہ صاحب ثانی نے بریلوی مشن کے عنوان سے سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ۱۶۔ دسمبر میں دوسرا ۲۳۔ دسمبر کے "اہلحدیث" میں درج ہو چکا ہے۔ آج نمبر سوم درج کیا جاتا ہے۔ اس حصہ میں بریلوی عقیدہ "آنحضرتؐ ہر چیز کے مالک ہیں" پر بحث ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں اور حق کا ساتھ دیں خدا توفیق دے۔ آمین! (مدیر)

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مولوی بشیر صاحب کوٹلوی نے بڑے زور شور سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے مالک ہیں۔ گویا آپ کا دعویٰ ایجاب کلی کی شکل میں ہے۔ یعنی یہ جملہ کہ "رسولؐ ہر چیز کے مالک ہیں" موجبہ کلیہ ہے۔ جس کی نقیض سالبہ جزئیہ آتی ہے۔ یعنی اگر آنحضرتؐ کی ملک کا انتفاء ایک شئے سے بھی ثابت ہو جائے تو اُن کا دعویٰ (موجبہ کلیہ) غلط ٹھیرتا ہے۔ چنانچہ مولانا مدیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے الفاظ جو آنجناب نے تعلیم خداوندی سے ہم کو سنائے پیش کر کے دعویٰ کو غلط ثابت کر دیا۔ اب معقول و منقول طریق پر تو جواب ہو نہیں سکتا تھا لگے اپنے دعویٰ کی تاویل کرنے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ مانتے ہیں۔

ہاں صاحب! باذن اللہ ماننے کے لئے اذن بھی تو دکھاؤ کہ اذن الٰہی کہاں ہے؟ نیز یہ بھی بتاؤ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمانا "لا املك لكم من الله شيئا" میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ آپ کے دعویٰ کے صریح خلاف تو نہیں ہے؟

اور یہ بتائیے کہ آپ کے ایجاب کلی کے مقابلہ میں صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا سلب کلی معتبر ہوگا یا آپکا ایجاب کلی۔ کیونکہ ہر دو کا اجتماع تو ممکن ہی نہیں۔

ہمارا ایمان پوچھئے تو ہم صاف کہیں گے کہ آپ جیسے کروڑوں ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر قربان کئے جا سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تمام کے تمام کاذب ٹھیرائے جا سکتے ہیں مگر اس ذات ستودہ صفات پر اس لفظ کا وہم بھی ہزار کفر کا موجب ہے۔

راز کھل گیا اسی مضمون کے سلسلہ میں مولوی بشیر صاحب نے جواب لکھتے وقت یہ الفاظ بھی لکھ دیئے ہیں کہ

"ان توہین آمیز کلمات کا بہترین جواب تو آپ کو کل ملیگا۔" (الفقیہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء ص ۲)

یہ الفاظ صاف شہادت دیتے ہیں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر قاتلانہ حملہ جو اس کے تھوڑے عرصہ بعد (۲۔ نومبر ۱۹۴۱ء) کو ہوا تھا وہ ایک سازش کے ماتحت تھا جو مضمون کی تحریر سے قبل ہو چکی تھی۔ اور اسی سازش کی طرف مولوی بشیر صاحب اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ فاضل سشن جج امرتسر نے اپیل کے فیصلے میں اس سازش کا صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

اس کے بعد مولوی بشیر صاحب خوب خود اختیاری کرتے ہیں

کہتے ہیں :۔

پس ثابت ہوا کہ حضور کا بھوکا رہنا آپ کو بخار آنا اسکی وجہ صرف تعلیم امت تھی" (حوالہ مذکورہ مث)

سبحان اللہ! بخار سے تعلیم امت۔ مگر یہ تو آپ بھی مان گئے کہ بخار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا کرتا تھا جسکو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ تعلیم امت کے لئے تھا۔ مگر امت کچھ ایسی بے سمجھ واقع ہوئی ہے کہ بخار ہو جانے کے باوجود بھی تعلیم حاصل نہیں کرتی۔ تعلیم تو یہ تھی کہ دیکھو نبی آخرالزماں کس قدر خدا کے مقرب بارگاہ ہیں۔ مگر باوجود اس قدر قرب کے عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتے ہیں کیونکہ بشر ہیں اور خدائی قانون میں وہ بھی کچھ تصرف نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جب خدا چاہتا ہے انہیں بیمار کر دیتا ہے جب چاہتا ہے شفا بخشتا ہے۔ جس سے امت کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ سید الرسل بھی خدائے برتر کے مملوک ہیں۔ مالک یا مختار نہیں ہیں باوجودیکہ آپ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَر کے مخاطب ہیں ورَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی وجہ سے رفعت منزلت بھی انہیں حاصل ہے۔ سوف یعطیک ربک فترضیٰ بھی ان کی شان میں واقع ہے۔ اور بحکم اغنٰهم اللہ ورسولہ غنائے باطنی سے امت کو مالا مال کر رہے ہیں زمین کے خزانوں کی چابیاں بھی خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر عالم رویاء میں رکھ دی ہیں۔

آپ کے حق میں یہ مقولہ بھی کہا گیا ہے کہ

خدا آپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ (الفقیہ)

مگر ان اوصاف سے مشرف ہوتے ہوئے بھی خدائی تقدیر کے سامنے سرنگوں ہیں۔ اور صاف درگاہ رب العزت میں عرض کرتے نظر آتے ہیں :۔

لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت۔ اے خدا جس کو تو کچھ نہ دے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور جس کو دے اس سے کوئی چھیننے والا نہیں اور تیرے فیصلے کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا

تعلیم امت یہی وہ ذی شان اللہ کے رسول امت کو بزبان حال وقال سبق دے رہے ہیں کہ اے لوگو مجھے دیکھو اور مجھ کو دیکھ کر سبق حاصل کرو کہ اللہ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ میں لوح کمال پر پہنچ کر بھی بشر ہوں اور ہر چیز کا مالک نہیں ہو گیا بلکہ بارگاہ ایزدی میں بہت زیادہ عاجز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں پڑے ہوئے رو رو کر فرمایا کرتے تھے :۔

لا ملجاء ولا منجاء منك الا الیك

خدایا تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

واہ رے تعصب مولوی بشیر صاحب بخار کا ہونا تعلیم امت کے لئے تو مان رہے ہیں مگر اس سے جو تعلیم خود حاصل کرتے ہیں وہ بالکل برعکس ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

آج اس مقدس رسولؐ کو یہ دہریے یہ کہہ دیں کہ یہ کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں۔ تو پھر کس منہ سے وہ مرزائیوں، چکڑالویوں اور عیسائیوں آریوں کو برا کہہ سکتے ہیں" (حوالہ مذکورہ مث کالم ملا)

افسوس! بقول مولوی بشیر صاحب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کو تعلیم امت کی خاطر بخار بھی چڑھایا بھوکا بھی رکھا مگر امت کی ڈھٹائی کہ وہ صاف کہتے ہیں کہ دہریے کہیں کہ رسول اللہ مالک و مختار نہیں ہیں ہم تو صاف کہیں گے ؎

میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں تیرا میرا

(حوالہ مذکورہ مث کالم ملا)

غیر مسلموں کو مسلمان کرنے کی فکر اسی مضمون میں مولوی بشیر صاحب کو ایک فکر دامنگیر ہوئی ہے۔ اور وہ مبلغ اسلام مولانا ثناء اللہ صاحب سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"کسی آریہ کے مقابلہ میں جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بھرے مجمع میں آپ کو شان لو کمالات بیان کرنے پڑیں۔ اور مجمع منتظر ہو کر دیکھیں مسلمانوں کا رسولؐ کس شان کا ہے۔ تو آپ یوں بیان کرنا شروع کر دیں کہ ہمارا رسولؐ دنیا سے بڑی تکلیف سے رخصت ہوا۔ بھوک سے تکلیف پاکر پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ اسے سخت بخار آیا کرتا تھا۔ اور وہ کسی چیز کا بھی مالک نہ تھا خدا کے آگے اس کی کوئی حرمت ... مٹی میں مل گیا ہے۔ اسے دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہ تھا۔ وہ ایک ہمارے جیسا بشر تھا۔ اسے اپنی بھی کچھ خبر نہ تھی۔" تو مولوی صاحب! فرمائیے کہ کتنے غیر مسلم مسلمان ہو گئے؟ اور لوگ حضورؐ کا کیا نقشہ لے کر جائینگے؟ (حوالہ مذکورہ مث)

ہاں جناب ہم آریوں میں سکھوں میں باآواز بلند اپنے آقا کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہیں گے کہ

ہمارے ہادی ہمارے رہبر وہ لاثانی انسان ہیں جنہوں نے اپنی پیٹ پروری نہیں کی سلطنت کی باگ ڈور ہاتھ میں تھی مگر نفس پروری سے اتنے دور تھے کہ بھوکے رہ کر پیٹ پر پتھر باندھا کرتے تھے۔ وہ باکمال انسان تھے خدا رسیدہ تھے، مقبول بارگاہ تھے۔ مگر باایں اوصاف عالیہ شریک خدا یا مثیل خدا یا مختار کل یا مالک ہمہ اشیاء نہ تھے بلکہ خدا کے بندے اور کامل انسان تھے۔

وہ خدا کے سچے رسول تھے۔ مگر خدائی صفات سے متصف نہ تھے۔ عوارضات بشریہ انہیں بھی لاحق ہوتی تھیں۔ بخار آتا تھا، بیمار ہوا کرتے تھے اور بحکم انك میت موت ان پر بھی وارد ہوئی۔ وفات کے وقت ان کو بھی نزع کی بھی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ وہ بھی بشر تھے۔ خدا نہ تھے نہ خدا کے اوتار تھے۔

ہاں بشیر صاحب! ہم سناتنیوں کو صاف کہیں گے کہ ہم تمہاری طرح اپنے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا اوتار نہیں خیال کرتے اور نہ ان میں خدا کا حلول مانتے ہیں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے اور یہی ہمارے مرشد کامل صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ

واحد خدا ہی پرستش کے لائق ہے۔ وہی سارے جہان کا مالک و متصرف ہے اور بس!

بتلائیے جناب! اس میں کونسی غلطی ہے یا کونسی بات ہے جس سے غیر مسلم متنفر ہو کر اسلام میں داخل نہ ہو سکیں۔ مگر تمہاری جانے بلا غیر مسلم کن باتوں سے متنفر ہیں اور کن سے مانوس۔ نہ کبھی کسی غیر مسلم کے سامنے گئے ورنہ جوتے ماننے سے فرصت ہوئی کہ جا کر

(۱۶۷)

[illegible] تبلیغ بابت سے مناظرہ کرو۔
[illegible] کسی کو جن نے تمام عمر مذہب اسلام کی خدمت میں مخالفین کے جوابات میں بسر کی۔ خیر اتنا تو غنیمت ہے کہ حلوہ خوروں کو بھی اب غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کا خیال آیا ہے۔ خدا کرے یہ بھی میدان میں آئیں۔ پھر ہم بھی دیکھیں کہ یہ کیا تبلیغ کرتے ہیں اور غیر مسلم کیا سنتے ہیں اور یہ کیا سناتے ہیں۔

بریلوی حنفیو! جاؤ عیسائیوں کے گرجاؤں میں جاکر الوہیت مسیح کی تردید کرو۔ مگر ساتھ ہی کہہ دینا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں جن کی شان یہ ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفٰے ہو کر

پھر جو جواب لے کر واپس آؤ گے وہ ہمیں بھی بتا جانا اور جتنے عیسائیوں کو مسلمان بناؤ گے اُن سے ڈنکے ہم سے کرا لینا۔ مگر یاد رکھو یہ عقیدہ لے کر گرجاؤں یا سناتن دھرم کے مندروں میں جاؤ گے

کہ احد کنوں بن احمد آیا اکوئی بھید مروڑی دا

تو صاف جواب سنو گے کہ ہم (مشرک) اور تم (بریلوی) شرک میں برابر ہیں۔ اگر ہم اپنے رشیوں کی بھگتی کرتے ہیں تو آپ لوگ بھی اپنے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پرستش میں ہم سے کم نہیں ہو۔
وہ صاف تم کو سنا دیں گے ؎

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ ناداں ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں کہا

مضمون کے آخری حصہ میں مولوی بشیر صاحب فرماتے ہیں کہ:۔
"ہم نے حضور کو مالک کہا خدا نہیں کہا عیسائیوں نے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کہا۔ ابن اللہ کہا۔ اس لئے وہ کافر ہوئے۔ ہم نے کب حضور کو خدا یا خدا کا بیٹا کہا ہے" (بحوالہ مذکور صک)
ہاں صاحب اگر یہ صحیح ہے کہ آپ انہیں لوگوں میں سے ہیں جو آپ کو خدائی صفات سے موصوف نہیں جانتے تو آپ اس مضمون سے اتنے خفا کیوں ہیں۔ مولانا نے تو ان لوگوں کو بلحاظ عقائد کے مسیحیوں سے مشابہ کہا ہے جو اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو سنئے۔ "انوار الصوفیہ" جو آپ کے پیرو مرشد پیر جماعت علی شاہ صاحب کی سرپرستی میں سیالکوٹ سے شائع ہوتا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو یوں بیان کرتا ہے ؎

اٹھا کر میم کا گھونگٹ جو جھانکا تیری کملی کو
تو دیکھا ذات احمد میں احد روپوش رہتا ہے
(رسالہ بابت جولائی ۱۹۱۳ء صك)

اور سنئے! آپ کے آرگن "الفقیہ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھا گیا ہے ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفٰے ہو کر
( )

واضح رہے کہ یہ شعر وہاں لکھا گیا ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کا ذکر کرکے آسمانی سیر کے بعد دنیا میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔
مولوی بشیر صاحب! بتائیے کہ یہ خیالات آپ کے پیر بھائیوں کے درست ہیں یا غلط۔ اگر غلط ہیں تو تردید کیجئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح صاف کہہ دیجئے:۔

إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ
میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں

اگر یہ خیالات و عقائد صحیح ہیں تو کہئے آپنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کہا یا نہیں۔ اور ان شعروں کے مفہوم اور خدا کہنے میں کیا فرق ہے۔ جواب لکھتے وقت اس شعر کو سامنے رکھئے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

مسدس حالی و غالی

اسی مضمون میں بشیر صاحب نے مولانا حالی مرحوم کے اشعار کے مقابلہ میں مسدس پیش کی ہے۔ ناظرین مسدس حالی کے ساتھ مسدس غالی کو بھی ملاحظہ فرمادیں ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مسدس غالی:۔ ؎

کرے غیر ان کی اہانت تو کافر
مسیحی نہ مانے رسالت تو کافر
جو مرزائی مانے جلالت تو کافر
ہو پنڈت کو اُن سے عداوت تو کافر
وہابیوں پہ لیکن کشادہ ہیں راہیں
چماروں سے بھی مصطفٰے کو گرائیں
نبی کو بشر اپنا سا کر دکھائیں
بڑا بھائی اپنا لکھیں اور سنائیں
نہ ذرہ کا بھی اُن کو مالک بتائیں
جو لیں نام انکا تو غصہ میں آئیں
محبت میں پھر بھی خلل کچھ نہ آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

ان اشعار کے جواب میں ہم پھر اشعار ہی پیش کرتے ہیں خدا بشیر صاحب کو بشارت حقہ سے آگاہ کرے تو سمجھیں پس سنو! ؎

ارے لوگو زباں اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اس [illegible]
کہ جسکے دل میں ہو بغض پیمبر
جسے کچھ بغض ہو [illegible]
ہمیشہ ابر لعنت اس پہ برسے

اقتباس التوحید [illegible] (۱۹۸) [illegible]

[illegible] (راقم [illegible])

آہِ سرد یعنی دل کا درد

مہربانی کرکے اعیان اہلحدیث میری عرض بغور پڑھیں

(از قلم ایم محمد خان صاحب گوندل سیف گجراتی)

ع ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رسوائی ہے

برادران اہل حدیث! مجھے آج جس قدر مسلم قوم پر عموماً اور جماعت اہل حدیث پر خصوصاً رونا اور ماتم ہے وہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ جماعت اہل حدیث ایک ایسی باوقار، باعمل، زندہ دل اور حساس جماعت تھی جو دن بدن بےعمل، مردہ دل اور بےحس ہو رہی ہے اور اتفاق جیسی نعمت غیر مترقبہ کو دیدہ دانستہ ہاتھ سے کھو رہی ہے۔ اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے سبق کو بھول گئی ہے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ یہی شمع توحید کے پروانے ہندوستان کے چپہ چپہ میں شمع توحید پر جل کر حق تبلیغ ادا کرتے تھے۔ اور ان کا مخالفین پر رعب و دبدبہ اور شان و شوکت تھی۔ باوجود قلیل التعداد تمام ملک پر کالے بادلوں کی طرح چھائے ہوئے تھے۔ اور روز بروز ترقی و عروج کے منازل بجلی کی طرح طے کر رہے تھے۔ آپ حیران ہوں گے کہ آخر ان میں یہ تنزل اور انقلاب کیوں آیا؟

برادران اہل حدیث! گوش ہوش سے سنئے کہ ایک وقت تھا کہ اہل حدیث بھائیوں میں اخلاص، محبت، اخوت اور غمگساری اس قدر تھی کہ محض اہل حدیث عالم کا وعظ سننے کے لئے وہ دور دراز سے آتے تھے۔ اور ہر اہل حدیث اہل حدیث کو اپنی ہی برادری اور قرابتداری کا عزیز ترین فرد تصور کرتا۔ ہر ایک کے دکھ درد کو اپنا دکھ درد سمجھتا تھا۔ اور علمائے اہل حدیث کی دل و جان سے عزت و توقیر کرتا تھا۔ مگر ہم ہیں کہ ہمارے دل سے محبت اور ہمدردی مفقود ہو چکی ہے۔ سب سے بڑی وجہ جو ہمارے لئے باعث بربادی ہو رہی ہے وہ باہمی نااتفاقی، تشتت اور بغض ہے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ اتفاق تمام خوبیوں کا سرچشمہ اور جملہ بھلائیوں کا مخزن ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت ارشاد فرمایا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

یعنی تمام مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط ہاتھوں سے پکڑ لو اور آپس میں نااتفاقی نہ کرو۔

رئیس الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جملہ مسلمان آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں۔ اگر ایک عضو کو درد ہوتا ہے تو تمام جسم کو تکلیف محسوس ہونے لگتی ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسکو یوں ادا فرمایا ہے:

بنی آدم اعضاء یک دیگراند
کہ در آفرینش ز یک جوہراند

مگر ہم ہیں کہ ہم میں نہ ہمدردی ہے اور نہ غمگساری۔ بلکہ جماعت کی کشتی منجدھار میں ہچکولے کھا رہی ہے اور خود غرض ناخدا ہیں۔ جن کو نہ جماعت کی بربادی کا غم اور نہ جانبری کی مسرت کا خیال ہے۔ جماعت خواہ آباد ہو خواہ برباد۔ ان کی بلا سے۔ کاش کہ یہ حضرات قوم کی اس ابتر سے ابتر حالت کو دیکھ کر کچھ تو ترس کھاتے اپنی ملاحی اور ناخدائی کے صدقے جماعت کی کشتی جو منجدھار میں مبتلا تھی۔ خود غرضی کو بالائے طاق رکھ کر پار لگانے کے لئے سعی بلیغ سے کام لیتے۔

برادران اہل حدیث! اتفاق ایک ایسی نعمت خداوندی اور قوت ہے جس کی برکت سے ہم اپنے اسلاف کی طرح منظم ہو کر اغیار پر غلبہ و تسلط حاصل کرکے کامیاب اور باوقار زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

غرضیکہ اس کی برکت سے ہم فوائد دارین سے بھی بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم سلک واحد میں منسلک ہو کر پرچم توحید و سنت کو بلند کرنے کی کوشش کریں اللہ فرماتا ہے۔ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (انسان کوئی چیز حاصل نہیں کرتا۔ مگر جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے)۔ دوسری جگہ فرمان رسالت ہے یَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ۔ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو دنیا میں منظم ہو کر اپنے لمحات زندگی بسر کرتے ہیں۔ ارشاد خداوندی سنئے:- اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔

ع خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

راقم الحروف اپنی تنگ نظر کو جس وقت جماعت اہل حدیث کے موجودہ رویہ کی طرف دوڑاتا ہے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بےساختہ زبان سے نکلتا ہے

ع دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پیارے اہل حدیث بھائیو! ہمارے گھر ہی کے جھگڑے ختم نہیں ہوتے۔ کبھی تفسیری جھگڑا ہے تو کبھی امامت کا تکرار۔ کبھی کوئی کبھی کوئی۔

کہاں جائیں کیا سوچیں۔ مجھے تو رات کو نیند نہیں آتی کہ ان عاشقان توحید و سنت میں یہ بڑا مرض جو داخل ہو گیا ہے۔ کس طرح اور کب دفعہ ہو گا۔ اور جماعت اہل حدیث اپنے کھوئے ہوئے وقار کو اور شان کو دوبارہ کب حاصل کریگی

ع عجب درد یست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں۔ میں تو فقط یہ عرض کروں گا کہ برادران اہل حدیث فرمان خدا و رسول کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت سے نااتفاقی اور تشتت جو جماعت و افراد کے لئے سم قاتل ہے۔ باحسن طریق دور کریں۔

علمائے اہل حدیث کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ جماعت کی اصلاح کے لئے جلد از جلد عمل اقدام کریں

اگر آپ نے اصلاح جماعت کے لئے کوشش نہ کی تو اور کون کریگا۔ میری تو یہ حالت ہے ؎

نہ موئے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم
حدیثے دل بکہ گوئم عجب غمے دارم

اور تاسف پر تاسف ہے کہ ہماری جماعت سے دن بدن دینداری کم ہوتی جا رہی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن مجید کے درس کا اجرا اہل حدیثوں کے ہاں سے شروع ہوا تھا۔ لیکن اب ان کے ہاں سے بالکل کم ہوتا جاتا ہے۔

آخری گذارش تمام برادران اہل حدیث منظم ہو کر کام کریں۔ خواہ ایک گاؤں میں تین چار افراد سے زیادہ اہل حدیث کیوں نہ ہوں۔ گاؤں گاؤں میں اہل حدیث انجمنیں قائم کی جاویں۔ ان کا الحاق ضلع کی انجمن سے اور ضلع کی انجمن کا صوبہ کی انجمن سے اور صوبہ کی انجمنوں کا کانفرنس دہلی (مرکز) سے۔ اس طرح ایک سلسلہ حکومت کا سا قائم ہو جاویگا اور جماعت حقہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی اور ارتقا حاصل ہوگا۔ اور جو حکم مطابق قرآن وحدیث مرکز (دہلی) سے نکلے۔ تمام جماعت اس کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ اور اس کے بجالانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھے۔ ماہواری چندہ ہر صاحب حسب استطاعت مقامی انجمن میں دے۔

میں نے اپنے درد دل کو پیش کر دیا ہے۔ اب خدا کا واسطہ دے کر افراد اہل حدیث سے عموماً اور حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی، مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب روپڑی، مولانا عبدالقادر صاحب قصوری، مولانا ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی، مولانا محمد صاحب مدیر محمدی دہلوی، مولانا عبدالحنان صاحب دہلوی، مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب عقیل مالاباری، سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی، مولانا عبدالوہاب صاحب آروی، مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری اور دیگر جملہ علمائے اہل حدیث کی خدمت میں بصد عجز و نیاز عرض گزار ہوں کہ جماعت اہل حدیث کی ناؤ بھنور اور منجدھار میں بوجہ عدم تنظیم ہچکولے کھا رہی ہے۔ اسکو کنارے پر لاکر اپنے فرض منصبی کو سرانجام دیں۔ کیونکہ جماعت کی حالت دن بدن ابتر سے ابتر ہوتی جا رہی ہے۔ آتش حسد و بغض زیادہ بھڑکتی جا رہی ہے۔ خدارا جماعت کے باہمی نفاق کو دور کر کے ایک اسٹیج پر لاکھڑا کریں تاکہ ہم بھی اپنے اسلاف کی طرح شبانہ روز تبلیغ توحید و سنت میں گزار دیں۔

میرے بزرگوار بھائیو! اٹھو ہم اپنے دل کے کینے اور بغض دھو کر منظم اور زندہ دل جماعت کہلائیں اپنے اسلاف کی طرح گلے مل جائیں۔

اب میں اپنے دل کی آہ سرد کو ضبط کر کے یہیں ختم کرتا ہوں۔ اگر اس آہ دل پر کسی نے پانی نہ ڈالا تو پھر کسی صحبت میں حاضر خدمت ہونگا۔ ؎

کبھی فرصت میں سُن لینا بڑی ہے داستاں میری

مدیر جس قدر آپ کو اس تفرق اتصال پر افسوس ہے یقین جانئے مجھے اس سے زیادہ ہے اس لئے میں موقع بموقع اس تفرق کے دور کرنے میں کوشش کرتا رہتا ہوں۔ جس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی نے مجھے اور حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کو باہمی مخالف مضامین لکھنے سے منع کیا۔ میں نے اس پر عمل کیا۔ مگر فریق ثانی لکھتا رہا۔ اس کے بعد محب مکرم مولانا محمد صاحب دہلوی نے اپنے اخبار محمدی مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۸ء میں ہم دونو کو ہمدردانہ منت سے مضامین مخالفہ شائع کرنے سے منع کیا میں نے اس کی پوری پابندی کی۔ "اہلحدیث" کے ناظرین شہادت دے سکتے ہیں۔ اس کے برخلاف فریق ثانی نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ وقت بے وقت اخبار میں مخالفت شدید کرتا رہا۔ چنانچہ اخبار "تنظیم" کے فائل اس کی پوری شہادت دیتے ہیں۔ میں ان سب دلخراش واقعات کو نظر انداز کر کے آپ کو وہ مسرت انگیز واقعہ سناتا ہوں جو ۹۔ جولائی ۱۹۳۶ء کو پیش آیا تھا۔ اس کا ذکر قبل ازیں اہلحدیث ۲۷ نومبر ۱۹۳۶ء میں ہو چکا ہے۔ مگر اب مکرر بیان کیا جاتا ہے کہ اتفاق حسنہ سے امرتسر کے ایک ہمدرد اہل حدیث حاجی غلام علی صاحب سوداگر ظروف کے گھر میں علمائے اہل حدیث کی دعوت ہوئی جسمیں اصحاب ذیل شریک تھے:۔

شاہ محمد شریف صاحب امیر جماعت تنظیمیہ۔ مولوی خواجہ عبدالحی صاحب پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی۔ صوفی عبدالعزیز ولد حاجی صاحب موصوف، حکیم نورالدین صاحب۔ حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری مولوی محمد عمر صاحب واعظ جالندھری۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری۔ میاں نذیر احمد صاحب عطر فروش۔ اور ہم دونو وغیرہ وغیرہ۔

بعد گفتگو مجادلانہ اور مصالحانہ مسودہ ذیل مرتب ہو کر فریقین کے دستخط ہو گئے۔ جو درج ذیل ہے

بسم اللہ وحدہٗ

ہم دونوں آج صدق دل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم دونو تحریراً وتقریراً ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہیں کرینگے نہ اپنی مجالس میں ایک دوسرے کے خلاف تبلیغ و اشاعت کرینگے۔ جن مسائل میں بحیثیت مسلمان کے ہم سب کا اتحاد ہے ان کی نشر و تبلیغ ملکر کرینگے اور باہمی اختلاف کو یک قلم چھوڑ دینگے۔ البتہ اگر کسی فتوے میں ایک دوسرے کا اختلاف ہو تو ہم بغیر ایک دوسرے پر طنز کئے اپنی شرعی تحقیق لکھ دینگے۔ واللہ علی ما نقول وکیل

دستخط	دستخط
ابوالوفا ثناء اللہ بقلم خود	(حافظ) عبداللہ امرتسری (مقیم روپڑ) بقلم خود

دستخط عبدالحی مرتب مسودہ بقلم خود پروفیسر جامعہ ملیہ اسلامیہ قرول باغ نئی دہلی

یہ معاہدہ میرے مکان پر ہوا میں اسوقت موجود تھا۔ (حاجی) غلام علی بقلم خود

المرقوم ۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ۹ جولائی ۱۹۳۶ء

یہ معاہدہ مؤکد بو کلات تھا ہے۔ دوسری تاکید اس معاہدے کی وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

نور محمدی۔ مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ قوالی (عرس) راگ باجوں اور مزامیر کی تردید کی ہے۔ قیمت ۱۲ (مجلد)

ahmadimuslim.de

لا دین لمن لا عہد لہ

قرآنی اور حدیثی تاکید کے بعد ہم فریقین کا فرض تھا اور ہے کہ ہم اس کی پابندی کریں اور فریقین کے احباب کا فرض ہے کہ ہم کو وعید شدید لا دین لمن لا عہد لہ کا خوف دلائیں۔ بلکہ اگر ہم میں سے کوئی فریق اس معاہدے کے خلاف کرے تو بحکم

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي

اعیان اور افراد اہل حدیث اس کا مقابلہ کریں۔ نہ مانے تو اس کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں۔ جیسا کہ اہل حدیث کانفرنس کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۱۲۔شوال ۱۳۵۷ھ نے پاس کیا اور گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ جو اب مکرر درج ذیل ہے:۔

حافظ عبد اللہ روپڑی نے اپنے اخبار تنظیم اہل حدیث میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے خلاف جو روش اختیار کر رکھی ہے۔ اسکے متعلق مجلس شوریٰ نفرت کا اظہار کرتی ہے اور تمام جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کو اس ارتکاب سے منع کرے۔ اگر حافظ صاحب اس سے اجتناب نہ کریں تو خود جماعت حافظ عبد اللہ صاحب سے مقاطعہ کرنے پر مجبور ہوگی۔

اور جو لوگ دونو فریقوں میں سے معاہدہ شکن کی حمایت کرینگے وہ سمجھ رکھیں کہ وہ فریق معاہدہ شکن کی حمایت کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں۔ ایک دن آنے والا ہے کہ اس میں ظالم اور انصار ظالم کو جواب وہ ہونا ہوگا جسکی شان میں ہے

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا

اعیان اہل حدیث! آپ غور فرمائیں۔ اس معاہدے کے بعد مل کر مشترک کام کرنے میں ہمیں کونسی رکاوٹ ہے۔

بس یہ ہے ایک امر قابل غور کہ جس کا حل ہونا ہے سارا زور اس پر لگائیں کہ یہ معاہدہ عمل میں آئے اختلاف مسائل کا ذکر ہو تو اس کے ماتحت ہو تردید ہو تو اس کے ماتحت ہو۔ کوئی منع نہیں کر سکتا یہ معاہدہ ایسا جامع، آرام دہ اور فیصلہ کن ہے کہ اہل حدیث کے ہمدرد اس کے ہوتے ہوئے آرام کی نیند سو سکتے ہیں۔

پس میں ہمدردان اہل حدیث کو جنہیں غیر جانبدارانہ واقعی ہمدردی ہے۔ کلام اللہ کے ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں:۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ

ہاں میں اپنی طرف سے اعلان کئے دیتا ہوں کہ اس معاہدے کے بعد مجھ سے اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی ہو تو میں توبہ کرکے اسکی اصلاح کرنے کو تیار رہوں۔ اور اگر فریق ثانی نے خلاف ورزی کی ہے تو یہ اس سے پوچھنا چاہیئے۔

اب جماعت اہل حدیث کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اس تفرق کو اٹھائیں یا قائم رکھیں۔ اٹھانے کی یہی صورت ہے کہ فریقین سے اس معاہدے کی پابندی کرائیں۔ اور تفرق بحال رکھنے اور ترقی دینے کی یہی صورت ہے کہ طائفہ باغیہ کی مدد کریں۔

پس ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار خوباں کن

(ابو الوفاء)

اسلامی نماز کی اہمیت

(از قلم مولوی محمد اللہ صاحب شکر اوی)

سابقہ پرچہ میں نماز کی چند خوبیاں بیان ہوئی ہیں۔ باقیماندہ آج ملاحظہ فرمائیں۔

طہارت جسمانی و روحانی یہ کیفیت اس وقت حاصل ہوگی جب دل جملہ شیطانی وساوس و مادی خیالات سے یکسو ہوکر باری تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگا۔ اس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے امراض روحانی سے قلب کو پاک صاف کرنا اولین مرحلہ ہے۔ امراض روحانی کی فہرست میں حب دنیا طلب جاہ عجب و غرور شہوت پرستی حسد و بغض و حرص و کینہ حسد و نخوت وغیرہ بہت سی بیماریاں شامل ہیں جن سے روحانیت کو صدمہ پہنچتا ہے۔ پس جو سچا نمازی ہوگا اس کا دل و دماغ روحانی نجاستوں سے سخت متنفر اور دل شیشہ بلور سے بھی زیادہ صاف و شفاف ہوگا۔ ایسے صاف قلب میں باری تعالیٰ و تقدس کے انوار تجلیات کا ظہور ہوتا ہے جو کہ اسکے لئے معراج روحانی بمصداق الصلوٰۃ معراج المومنین کا وسیلہ بنتے ہیں۔ ایسے پاک قلب رب العالمین کی گندگاہ ہے ؎

دل گذرگاہ جلیل اکبر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است

حدیث ان تعبد ربک کانک تراہ میں اسی منزل مرتفع پر پہنچنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

نماز قلبی طمانیت کا ذریعہ ہے دنیا ایک جنجال خانہ ہے۔ چنانچہ مشاہدہ بتلاتا ہے کہ بڑے بڑے امیر و رئیس و ادنیٰ ترین محتاج و فقیر سب حسب مراتب دنیا کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے دنیا کو ایک حقیر شے سمجھ کر لات ماردی اور ذکر الٰہی میں بشوق و ذوق مشغول و مصروف ہوئے ان کے دلوں کو سچی طمانیت حاصل ہے۔ دیکھتے نہیں ایک سچے اور پکے نمازی کو ادائے نماز سے کس قدر اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ نماز سے فراغت کے بعد اسکو وہ روحانی

سلہ وعدہ شکن بیدین ہے۔

سلہ زیادتی کرنے والے کا مقابلہ کرو۔

سلہ کوئی دوست کسی کے کام نہیں آئیگا۔

سلہ سارے مومن آپس میں بھائی ہیں۔ دو لڑنے والے بھائیوں میں مصالحت کرا دیا کرو اور جانبداری کرنے میں خدا سے ڈرا کرو۔

شہادت القرآن۔ مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت اور وفات مسیح کی مدلل تردید کی ہے۔ جلد اول ۵؍ دوم ۶؍ (۱۷۱) (منیجر)

مسرت حاصل ہوتی ہے۔ جو کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کو تخت پر بیٹھ کر بھی نصیب نہیں۔ اسی لئے پیغمبر جہاں کا ارشاد ہے :۔ جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ میری آنکھوں کی اصل ٹھنڈک نماز کے اندر پوشیدہ ہے۔ اگر کسی نمازی کی نماز اس کے لئے باعث مسرت و ذریعہ طمانیت قلب نہیں بنتی تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اصلی نمازی نہیں ہے بلکہ اس کی نماز نقائص سے پُر ہے جن کے سبب سے وہ اس کے لئے ذریعہ تسکین نہیں بن رہی ہے۔ وہ حدیث جس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا اس میں ایسے نمازی کا بھی ذکر ہے جس کا دل ہر وقت نماز سے وابستہ ہے جب وہ ظہر سے فارغ ہو جاتا ہے تو عصر کے واسطے بے چین رہتا ہے اور عصر کے بعد مغرب کے انتظار میں اور مغرب کے بعد عشاء کے لئے اور عشاء کے بعد فجر کے لئے بستر پر کروٹیں بدلتا رہتا ہے۔ آیات قرآنی وقلیلاً من اللیل ما یھجعون تتجافی جنوبھم عن المضاجع الآیہ وغیرہ ایسے پاک دل انسانوں کا تعارف کرانے کے لئے کافی وافی ہیں لاریب ایسے پاک دل انسان ضرور بالضرور قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ پائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو قبر میں پہلی مرتبہ ہوش میں آنے کے بعد سب سے پہلے نماز کا فکر کرتے ہیں اور فرشتوں سے یوں گویا ہوتے ہیں دعنی اصلی مجھے چھوڑ دو اور نماز سے فارغ ہو لینے دو۔ جواب ملتا ہے کہ یہ جگہ دار العمل نہیں بلکہ دار الجزا ہے۔ پس مومنین قانتین کے لئے روحانی مسرت کا ذریعہ صرف نماز ہے کیونکہ ان کے دل لقائے الٰہی کے اشتیاق میں ہر وقت تڑپتے رہتے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ان کے پاس صرف نماز ہے۔ اس لئے ان کے واسطے نماز کا ذریعہ طمانیت ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ مثل مشہور ہے ذکر الحبیب حبیب دوست کا ذکر بھی پیارا لگتا ہے۔ پیغمبر دو جہان صلعم سے ایک فدائی نے سوال کیا تھا کہ میں آخرت میں آپ کا قرب چاہتا ہوں آپ نے جواباً فرمایا کہ اگر تم اس ارادے کی تکمیل چاہتے ہو تو اس کا ذریعہ صرف بکثرت نماز پڑھنا ہے۔ ایک حدیث قدسی میں باری تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے کہ بندے کے لئے مجھ تک پہنچنے کا راستہ صرف نماز ہے جو بندہ میری تلاش میں صادق ہو اسکو چاہئے کہ نماز میں مجھ کو تلاش کرے۔ خلاصہ یہ کہ قلبی طمانیت و روحانی مسرت صرف نماز سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں عبادت کے جو جو طریقے مقرر کئے گئے ہیں وہ سب اسلامی عبادت نماز کے مقابلہ پر ناقص بیکار اور بے نتیجہ ہیں۔

اخلاقیات کی درستگی

نماز کے بہت سے اغراض و مقاصد ہیں۔ ان سب سے ایک غرض و غایت نماز کی قرآن پاک نے یہ بھی بتلائی ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ نماز بری باتوں ناجائز حرکتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اخلاقیات کی اصلاح کے لئے نماز سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اخلاقی عیوب مثلاً زنا، چوری، ڈاکہ زنی، دروغ گوئی، بہتان تراشی، غیبت، افترا، حسد، بغض، کینہ، عجب، غرور، نفسانیت، ضد، ہٹ دھرمی، خود پسندی، خود بینی، آخرت سے بے رغبتی، محبت دنیا وغیرہ جملہ اخلاقی برائیاں ایسے دل میں گھر بناتی ہیں جو ذکر الٰہی سے غافل، محبت الٰہی سے خالی اور لذات اخروی سے ناآشنا ہوتا ہے چونکہ نماز دل کو روشن کرنے والی چیز ہے اس لئے اس کی باقاعدہ پابندی کرنے والے انسان کا دل منور ہو جاتا ہے۔ اور پھر اخلاقی عیوب کی تاریکیاں اس میں ٹھیر نہیں سکتیں۔ اس لئے ان سے خود بخود نفرت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پس جو سچے نمازی ہوتے ہیں وہ کبھی بھی چوری، بدمعاشی، ڈاکہ زنی وغیرہ گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اور اگر کسی نمازی کے دل میں کبھی کوئی شیطانی خیال آ بھی جائے تو فوراً اس کا دل نماز کی طرف جانا چاہئے اور اسکو اپنے ذہن میں یہ سوچنا چاہئے کہ اگر میں نفس و شیطان کے بہکانے سے پھسل بھی گیا تو پھر میرا کیا منہ ہے کہ میں خدا کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں یا اس [illegible] اپنی گنہگار پیشانی کو خاک آلود کروں۔ اس تصور کے پیدا ہوتے ہی وہ روحانیت و شیطانیت کے معرکہ میں یقیناً فتح مند ہوگا اور باری تعالیٰ کی رحمت اسکی دستگیری فرما کر اس کو گناہ سے بچائے گی۔ یہی مطلب ہے آیہ شریفہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کا

حضور نبی کریم صلعم کی خدمت اقدس میں ایسے نمازی کا ذکر کیا گیا جو باوجود نماز پڑھنے کے چوری کرنے کا عادی تھا۔ حضور نے اس شکایت کا جواب ان الفاظ میں دیا صلواتہ ستنھاہ۔ عنقریب اس کی نماز اس کو اس عادت بد سے روک دیگی۔ چنانچہ راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص بغیر کسی کے کہے سنے چند روز بعد بخیۃ متدین ہو گیا نماز کی اس روحانی طاقت کو قرآن مقدس ایک مقام پر یوں بیان کرتا ہے یاایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اے ایمان والو اپنی جسمانی و روحانی خرابیوں کی اصلاح کے لئے نماز اور صبر کا نسخہ استعمال کیا کرو۔ یہ وہ تیر بہدف نسخہ ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ مگر ایسی صحیح نمازوں کی مثال تلاش کرنے کے لئے قرون اولیٰ کے نمازی مسلمانوں پر نظر ڈالنی ضروری ہے۔ سچے نمازی ان ہی پاک زمانوں میں ملیں گے۔ اس زمانے میں سچے نمازی عنقا ہیں۔ گرچہ ظاہر میں نمازیوں سے مساجد بھری ہوئی ہیں۔ مگر حال یہ ہے کہ ؎

زباں در ذکر دل در فکر خانہ
چہ حاصل زیں نماز پنجگانہ

اور ؎

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مولانا نے سچ کہا ہے ؎

تا نمی سازی زخون دل وضو
کے نماز عاشقاں آید نکو

اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے

(باقی باقی)

فتاوی

مَیں مسلمان ہوں قرآن مجید کی عزت کرتا ہوں

سوال ۱۵ ۲ ستمبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ اصل قائل (مفتی علیہ) کا بیان آنے پر صحیح فتوٰی ہو سکتا ہے۔ ایک صاحب نے اس فتوٰی کو اپنے حق میں سمجھ کر ہم کو لکھا ہے کہ مَیں نے قرآن مجید کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جو سوال میں درج ہے نہ میں نے وہ الفاظ کہے جو سوال میں مندرج ہیں؛

اگر یہ بیان صحیح ہے تو فتوٰی بھی اس پر چسپاں نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم دور بیٹھے ہوئے اس کی تحقیق نہیں کر سکتے۔ فریقین کو چاہیئے کہ اپنے ہاں کے کسی عالم سے پوچھ لیں۔ اگر عالم نہ ہو تو کسی سمجھ دار آدمی کو منصف بنا کر واقعہ کی تحقیق کرائیں منصف مذکور اپنی تحقیق کے مطابق ہمیں استفتاء بھیجے۔ ہم اس کا جواب دیں گے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

"اہلحدیث" ۱۷۔ رمضان سوال ۱۵ کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ فجر کی سنتوں کے بعد مسجد میں آکر بجز فرضوں کے کچھ نہ پڑھے۔ اسپر ابو خرباق عبدالرزاق صاحب اور عبداللطیف صاحب ازعلیکا ضلع حصار ہر دو صاحبان نے تعاقب کئے ہیں۔ دونوں کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

تعاقب ۱ تحیۃ المسجد کی سخت تاکید ہے۔ پڑھنے کا حکم ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے پس چاہیئے کہ دو رکعت (قبل بیٹھنے کے) پڑھ لے۔ اعطوا المساجد حقہا قیل ما حقہا قال رکعتین قبل ان تجلس آپ نے فرمایا مسجد کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے پوچھا کیا حق ہے آپ نے فرمایا قبل بیٹھنے کے دو رکعت پڑھنا (ابن ابی شیبہ) بغیر تحیۃ مسجد بیٹھنا منع ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یرکع رکعتین متفق علیہ۔ جب کوئی مسجد میں آئے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعت پڑھ لے۔ حکی الغزوی عن المحققین ان المختار ان لم یفعل ان یقعد حتی تقام الصلوۃ لان لا یکون جالسا بغیر التحیۃ۔ فتح الباری ج اول ص ۴۴۷۔ جمع بین الحدیثین یہ ہے کہ تحیۃ المسجد ذات اسباب سے ہے اور مستثنیٰ۔

(ابو خرباق عبدالرزاق عفی عنہ)

دوسرا تعاقب امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس عنوان سے باب مقرر کیا ہے۔ باب استحباب تحیۃ المسجد برکعتین و انہا مشروعۃ فی جمیع الاوقات۔ گو ایک ٹکڑا باب کا درمیان بندہ نے بطور اختصار حذف کر دیا ہے جس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔ اس باب میں ایک حدیث ہے جو بایں طور مروی ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع قبل ان یجلس۔ امام مسلم کا باب باندھنا۔ وانہا الخ۔ اور حضور کا فرمانا۔ اذا دخل الخ۔ یہ ہر دو قضیہ شرطیہ مطلقہ کے حکم میں ہیں اور وہ کسی وقت منہی عنہ اور غیر منہی عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں جو قضیہ شرطیہ مطلقہ کا مفاد اور مآل ہے۔ اسی واسطے نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ فیہ استحباب تحیۃ المسجد فی ای وقت دخل وھو مذھبنا گو امام ابو حنیفہ صاحب و امام اوزاعی وغیرہ کا مذہب یہ بھی ہے کہ اوقات منہی عنہ میں ان کا پڑھنا جائز نہیں۔ لیکن محدثین کرام تحیۃ المسجد کے جواز کے ہر وقت قائل ہیں۔ (خادم اسلام عبداللطیف ازعلیکا حصار)

جواب ہماری تحقیق میں یہ قضیہ عام نہیں ہے۔ عام مخصوص البعض ہے۔ اگر آپ کی تحقیق میں عام ہے تو آپ اسی پر عمل کریں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس مسلک میں ہم منفرد نہیں ہیں۔ روضۃ الندیہ نواب صاحب مرحوم اور سبل السلام شرح بلوغ المرام ملاحظہ فرماویں۔

نوٹ:- اذا قضیہ کلیہ کا صور نہیں ہے مہملہ کا ہے۔ فافہم۔

س ۳۹ } زید کہتا ہے کہ بچے نابالغ زنا کے یا لڑکے کفار کے مر جاتے ہیں خواہ ہندو کا ہو خواہ مومن کا نصاریٰ یا یہودی کا وہ جنتی ہو جاتے ہیں۔ لیکن بکر اس کا عکس کہتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ کیا حکم ہے؟

(محمد شجاعت اللہ مدرس ضلع بہادرپور)

ج ۳۹ } نابالغ بچے شرعاً مکلف نہیں اور وہ بحکم حدیث فطرت صحیح پر ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ ہر بچہ فطرت صحیح پر پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو سزا نہیں۔

س ۴۰ } جنتی ہمیشہ جنت میں رہا کریں گے یا سو کمر ب دو سو کمر ب کے بعد نیست و نابود ہو جائیں گے چنانچہ سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک آسمان و زمین رہے گی تب تک جنت دوزخ بھی قائم رہیں گے۔ کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۰ } بعض صحابہؓ کا یہ قول ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ دوزخ میں کوئی نہ ہوگا۔ العلم عند اللہ!

س ۴۱ } مسکرا کر نماز میں بے اختیار اگر ہنسی آجائے تو نماز میں نقصان ہوگا یا نہیں۔ اور اگر کوئی مصلی با اختیار نماز میں ہنسے یا قہقہہ کرکے ہنسے تو نماز میں خلل ہوگا یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱ } نماز ہنسی کا مقام نہیں۔ اس لئے ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ عند الحنفیہ وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

س ۴۲ } ہندہ کو اسکی ماں نے اسکا حقیقی چچا ہوتے ہوئے ۲۰ میل دور لے جا کر خود ولی بن کر زید سے نکاح کرا دیا بعد نکاح کے ہندہ زید کے یہاں آباد رہی۔ بعدہٗ ہندہ اپنے میکے میں چلی آئی۔ ہندہ کے محلہ کے مولوی صاحبان نے کہا کہ نکاح بالکل جائز نہیں کیونکہ حقیقی چچا ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہو سکتی۔ آخر کار زید مذکور نے ہندہ کو بالکل اپنے میکے میں چھوڑ دیا۔ اور محلہ کے لوگوں نے ہندہ کو ڈیڑھ دو برس کے بعد ہندہ کے حقیقی چچا کو ولی بنا کر بکر سے نکاح کر دیا۔ آیا بکر کا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں

(سائل مذکور)

ج ۴۲ } حدیث میں آیا ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۷۳)

ahmadimuslim.de

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ماہ جنوری میں ختم ہو جائیگی امید ہے اس اطلاع کے ملتے ہی وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینگے۔ درصورت مہلت یا انکار بذریعہ منی آرڈر اطلاع ضرور بھیجینگے۔

نوٹ جو اصحاب پہلے ہی مہلت یافتہ ہیں ان کو مکرر مہلت کسی صورت میں نہیں دی جائیگی۔ بلکہ ۱۵ جنوری تک قیمت وصول نہ ہوئی تو اخبار فوراً روک لیا جائیگا۔

بیرون ہند کے خریدار اصحاب بھی بہت جلد اپنی قیمت اخبار روانہ کر دیں۔ زیادہ تاخیر طرفین کے لئے باعث نقصان ہے۔

۳۷ - ۸۸ - ۲۴ - ۴۷۵ - ۱۰۴۳ -
۱۵۵۲ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۳ - ۲۷۰۷ - ۳۰۹۱ -
۳۴۳۹ - ۴۲۵۱ - ۴۳۵۱ - ۴۸۵۲ -
۴۹۳۳ - ۵۶۸۸ - ۵۸۲۹ - ۶۶۱۴ -
۶۸۱۴ - ۷۰۳۴ - ۷۰۵۸ - ۷۱۲۰ - ۷۲۴۸
۷۲۶۶ - ۷۲۸۱ - ۷۷۴۵ - ۷۷۶۵ -
۷۷۸۷ - ۸۰۲۸ - ۸۰۷۵ - ۸۲۹۷ -
۸۳۷۲ - ۸۴۶۹ - ۸۶۵۶ - ۸۷۶۷ -
۸۸۶۴ - ۹۲۰۷ - ۹۳۴۳ - ۹۴۵۷ -
۹۴۵۸ - ۹۵۱۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ -
۱۰۰۲۲ - ۱۰۱۱۷ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۳۸۷ -
۱۰۵۲۱ - ۱۰۵۲۳ - ۱۰۵۲۹ - ۱۰۵۳۰ -
۱۰۵۴۵ - ۱۰۵۸۳ - ۱۰۸۰۲ - ۱۰۸۴۴ -
۱۰۸۹۶ - ۱۰۹۷۴ - ۱۱۰۳۸ - ۱۱۰۶۷ -
۱۱۱۵۹ - ۱۱۲۳۴ - ۱۱۲۴۵ - ۱۱۲۵۹ -
۱۱۳۳۳ - ۱۱۳۳۴ - ۱۱۳۳۸ - ۱۱۵۲۰ -
۱۱۵۲۱ - ۱۱۵۴۱ - ۱۱۵۷۵ - ۱۱۵۸۸ -
۱۱۵۹۱ - ۱۱۶۰۱ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۰۳ -
۱۱۶۳۸ - ۱۱۶۴۳ - ۱۱۶۵۲ - ۱۱۶۵۳ -
۱۱۶۶۴ - ۱۱۶۷۹ - ۱۱۶۹۰ - ۱۱۸۰۰ -
۱۱۸۰۲ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۴۳ - ۱۱۸۶۳ -
۱۱۸۹۰ - ۱۱۸۹۷ - ۱۱۹۱۲ - ۱۱۹۴۴ -
۱۱۹۶۸ - ۱۱۹۷۰ - ۱۱۹۸۴ - ۱۱۹۸۵ -
۱۱۹۸۹ - ۱۱۹۹۱ - ۱۱۹۹۳ - ۱۱۹۹۷ -
۱۲۰۰۴ - ۱۲۰۶۶ - ۱۲۰۸۵ - ۱۲۰۸۹ -
۱۲۱۰۷ - ۱۲۱۲۵ - ۱۲۱۳۰ - ۱۲۱۳۳ -
۱۲۱۳۹ - ۱۲۱۴۹ - ۱۲۱۶۵ - ۱۲۲۴۱ -
۱۲۲۴۳ - ۱۲۲۵۷ - ۱۲۲۶۴ - ۱۲۲۹۳ -
۱۲۲۷۳ - ۱۲۲۷۴ - ۱۲۲۸۲ - ۱۲۲۸۴ -
۱۲۲۸۷ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۰۵ - ۱۲۳۱۰ -
۱۲۳۱۱ - ۱۲۳۱۲ - ۱۲۳۱۳ - ۱۲۳۱۶ -
۱۲۳۱۷ - ۱۲۳۱۸ - ۱۲۳۱۹ - ۱۲۳۲۱ -
۱۲۳۲۷ - ۱۲۳۳۷ - ۱۲۳۷۱ - ۱۲۳۹۹ -
۱۲۴۰۳ - ۱۲۴۰۴ - ۱۲۴۰۹ - ۱۲۴۱۹ -

غریب فنڈ سے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام اخبار جاری ہے۔ ان کی میعاد جنوری ۱۹۳۶ء میں ہی ختم ہو جائے گی۔ اگر حسب قواعد غریب فنڈ داخلہ وصول نہ ہوا تو آئندہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔ مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

۵۶۸۶ - ۱۰۳۱۳ - ۱۱۵۸۴ - ۱۱۶۵۷
۱۱۸۰۲ - ۱۱۸۱۳ - ۱۲۰۶۳ - ۱۲۱۲۶ -
۱۲۲۹۱ - ۱۲۳۰۳ - ۱۲۳۰۶ - ۱۲۳۱۲ -
۱۲۳۱۴ - ۱۲۳۴۱ -

یاد رفتگاں مولوی محمد ہدایت اللہ صاحب برادر مولوی عبد السلام صاحب مبارک پوری جو نمونہ سلف اور متبع سنت تھے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فرزند محمد عمر بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم از مبارکپور۔

(۲) میرے والد مکرم راجہ محمد اکرم خان صاحب جاگیردار پرچھ ریاست کشمیر جو پکے موحد اور متقی تھے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھما وارحمھما۔

اطباء کرام توجہ فرمائیں میری عمر پچاس سال کی ہے اور میرے آدھے سر میں بیچ آنکھ کے درد رہتا ہے۔ دن کو بڑھتا اور شام کو زیادہ ہو جاتا ہے اور سوتے وقت بہت تکلیف رہتی ہے اور جب اچھی نیند آجاوے تو آرام ہو جاتا ہے نزلہ زکام ہر وقت رہتا ہے۔ جس روز ابر محیط ہووے تو اس روز بہت تکلیف ہوتی ہے اگر مطلع صاف ہو جاوے تو رفع ہو جاتی ہے۔ بچپن کی یہ تکلیف ہے۔ ناک سے خشک مواد سیدھی طرف گرتا ہے اور درد اسی طرف ہے اور بائیں کان میں سائیں سائیں کی آواز رہتی ہے اس سال بباعث اس بیماری کے حج سے ملتوی ہوں لالٹین کے سامنے نظر کام نہیں کرتی۔ رات کو سر سجدہ میں رکھے رہنے سے آرام کچھ قدرے ہوتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مجرب نسخہ یا دوائی معلوم ہووے تو درج اخبار کرا دیں۔ (مولوی محمد رمضان۔ دھاریوال ضلع گورداسپور)

جمعیتہ تبلیغ کی فعلی جمعیتہ جب سے جمعیتہ تبلیغ قائم ہوئی ہے بفضل خدا اپنے فرائض کو سرگرمی سے انجام دے رہی ہے اور خدا کا فضل ہے کہ ارکان جمعیتہ اپنے فرائض میں تن دہی سے کام میں مشغول ہیں۔ جمعیت کی خدمات سے تازہ ترین دینی خدمت یہ ہے کہ تحصیل اجنالہ محلہ گوالہ میں بریلوی خیال کے واعظوں کے اثر سے اہالیان دیہہ میں تفریق واقع ہو گئی۔ وہاں کے دردمند اصحاب نے ناظم جمعیتہ کی خدمت میں آکر یہ رونا رویا چنانچہ عید الفطر کے موقع پر مولوی محمد عبد اللہ صاحب ناظم جمعیتہ تبلیغ وہاں پہنچے اور دیکھ کر چھوٹے سے گاؤں میں پاس پاس ہی دو ٹولیاں الگ الگ نماز کی تیاری کر رہی ہیں۔ مولوی صاحب نے ہر دو گروہ کو حکمت عملی سے یکجا کیا اور خطبہ میں خادمان سنت کو لواء محمدی کے نیچے جمع ہونے کی ہدایات دیں چنانچہ حاضرین محظوظ ہوئے اور اتفاق سے رہنے کا وعدہ کیا مگر بد قسمتی سے تھوڑے دن گزرے تو ایک بریلوی واعظ نے پھر بشریت رسول کا جھگڑا اکھڑا کر کے ایک گروہ کو علیحدہ کر لیا۔ پھر اہل دیہہ کی درخواست پر مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کو جمعیتہ نے مولانا ... کو بھیجا۔ میں بھی ہمراہ تھا مولانا نے تین گھنٹہ تک بشریت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سہل ترین طریق سے عوام کے ذہن نشین کیا۔ بحمد اللہ پھر متفرق ہوئے مجمع جمع ہو گئے

ملکی مطلع

قضیہ فلسطین
اور
جزو لایتجزیٰ

گذشتہ زمانے میں جب فلسفہ یونان اور اسلام کے علم کلام میں ٹکر ہو رہی تھی تو ایک مسئلہ جزو لایتجزیٰ[1] مدت تک زیر بحث رہا۔

متکلمین اسلام اس کا ابطال کرتے رہے اور فلاسفہ اس کا اثبات۔ ایک شاعر نے اسکو باتوں باتوں میں تقسیم کر دیا۔ ملاحظہ ہو اس کا یہ شعر ؎

تقسیم جزو لایتجزیٰ کی ہو گئی
سہواً سخن جو ان کے ذہن سے نکل گیا

قضیہ فلسطین کو ہم نے جزو لایتجزیٰ کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی ہے کہ حکومت برطانیہ اور اعراب فلسطین کے درمیان ایک ایسا امر متنازعہ فیہ ہے جو کسی طرح فیصل نہیں ہو سکتا۔ یعنی اعراب فلسطین مکمل آزادی چاہتے ہیں جس میں انگریزوں کا دخل بالکل نہ ہو۔ وہ لوگ انڈین نیشنل کانگرس کی طرح ڈومنین سٹیٹ (برطانیہ کے ماتحت آزادی) پر بھی قانع نہیں ہیں۔ وہ اپنے مطالبہ کی تائید میں حکومت برطانیہ کے وہ مواعید پیش کرتے ہیں جو گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ان سے کئے گئے تھے۔ اسی زمانہ میں حکومت برطانیہ نے کسی مصلحت کے ماتحت یہودیوں کے ساتھ بھی وعدہ کیا تھا کہ انکو فلسطین میں آباد کیا جائے گا۔ برطانیہ کے حق میں گویا یہ شعر صادق آتا ہے ؎

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

[1] جزو لایتجزیٰ دنیا کی پیدائش کا ابتدائی جوہر ہے جس کو [illegible] [illegible]

آج سے پہلے فلسطین میں جتنے کمیشن گئے وہ سب بیکار ثابت ہوئے کیونکہ اس مسئلہ کا حل جزو لایتجزیٰ کی طرح نہیں مل سکا۔

جس طرح شاعر نے جزو لایتجزیٰ کو تقسیم کر دیا تھا اسی طرح برطانوی کمیشن نے بھی فلسطین کو تقسیم کر دیا مگر عربوں نے تسلیم نہیں کیا۔ اس سلسلے میں عنقریب لندن میں ایک فلسطین گول میز کانفرنس ہونے والی ہے جس کے انعقاد ہی میں کئی ایک مشکلات پیش آ رہی ہیں

ہندوستان کے متعلق جو پہلی گول میز کانفرنس لندن میں ہوئی تھی جس میں حکومت سے ایک غلطی یا سہو ہو گیا تھا کہ اس نے گاندھی جی کو اس میں شریک نہیں کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گول میز کانفرنس بے کار ثابت ہوئی۔ اس کے بعد لندن میں ہندوستانی مسائل کے تصفیہ کے لئے ایک اور گول میز کانفرنس ہوئی۔ جس میں گاندھی جی کو بھی شریک کیا گیا۔ تب جا کر فیصلہ ہوا۔

اسی طرح فلسطین کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے فلسطین کے لیڈر (مفتی اعظم) کو دعوت نہیں دی۔ اسی لئے فلسطین کے عرب نمائندے کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ اگر چند انگریز پسند عرب کانفرنس مذکور میں شریک ہو بھی گئے تو اس کا حشر وہی ہوگا جو ہندوستان کے متعلق پہلی گول میز کانفرنس کا ہوا تھا۔ اس کے بعد حکومت برطانیہ مجبور ہو کر فلسطین کے مفتی اعظم کو کانفرنس میں شریک کرے گی۔

ہم جہاں تک سمجھتے ہیں یہ اصول کار فرما ہوتا ہے کہ جلدی مان لینے سے رعایا کے حوصلے بڑھ جاتے ہیں اور وہ مزید تقاضا کرنے لگتی ہے۔ اس لئے بڑے شدید انکار کے بعد بمشکل اقرار کیا جاتا ہے۔

جہاں جہاں بھی انگریزوں کی حکومت ہے وہاں کے لوگ انگریزوں کے شاگرد ہونے کے باعث انکے مزاج سے اچھی طرح واقف ہو گئے ہیں اسی لئے وہ بھی تسلیم کرنے میں جلدی نہیں کرتے۔ اس کی مثال ہندوستان میں بھی ملتی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کے متعلق لندن میں منعقدہ آخری گول میز کانفرنس میں جو فیصلہ [illegible] [illegible] [illegible] تسلیم کر لیا، لیکن عملاً آج تک تسلیم نہیں کیا۔ یہ ایک خاص حکمت عملی ہے جو شاگرد نے استاد سے سیکھی ہے۔

کانگرس نے صوبوں کی وزارتوں کو قبول کر لیا اور ان پر نگرانی کرنے کے لئے اپنا ہائی کمانڈ (اقتدار اعلیٰ) بھی مقرر کر دیا۔ مگر گول میز کانفرنس کے فیصلے کی منظوری کا ریزولیوشن آج تک پاس نہیں کیا۔

یہ سب سیاسی بھول بھلیاں ہوتی ہیں انہی کو جاننے کا نام علم سیاست ہے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ فلسطین ہمارے ملک ہندوستان سے ایک قدم آگے بڑھا ہوا ہے ہندوستان کا اصول عدم تشدد (عدم مقابلہ) ہے چنانچہ گذشتہ سول نافرمانی کے ایام میں کانگرسی حضرات پٹتے رہے، قید و بند کی تکلیفیں برداشت کرتے رہے مگر باوجود اتنی سخت گیری کے انہوں نے حکومت کا مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ منہ سے یہی کہتے رہے ؎

جتنا جی چاہے نئے ستم ایجاد ہیں
شل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

اس کے برعکس فلسطین کے اعراب تشدد پر عمل کرتے ہیں۔ اس حیثیت سے وہ آئرلینڈ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ انگریزی فوج کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اپنی ضمنی حکومت قائم کر رکھی ہے جس میں باہمی نزاعات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر پکڑے جاتے ہیں تو سختی کا جواب سختی سے دیتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

ان العلی قد بغوا علینا
اذا ارادو فتنۃ ابینا

ہم نہیں کہہ سکتے کہ راعی و رعایا کی اس چپقلش کا انجام کیا ہوگا۔

(نوٹ) بعد میں اخبارات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے خود مفتی اعظم کو تو گول میز کانفرنس میں شرکت کی اجازت نہیں دی مگر ان کو اتنا اختیار دیدیا ہے کہ فلسطین سے عرب نمائندے اپنے حسب منشا انتخاب

ahmadimuslim.de

اعلان جلسہ جماعت منتظمہ جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

جماعت منتظمہ جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا بہت ضروری اور اہم جلسہ دفتر جمعیتہ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کان پور میں بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء بوقت دس بجے صبح منعقد ہوگا۔ مستدعی ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت فرماکر اپنے مفید مشوروں سے کارکنان جمعیتہ ہذا کو مستفیض فرمائیں۔ والسلام۔

ایجنڈا

(۱) گوشوارہ حساب آمد و خرچ و روئداد جمعیتہ ہذا بابت ۱۹۳۸ء
(۲) تجاویز منظور کردہ صاحب صدر جمعیتہ ہذا۔
(۳) دیگر امور جو بمنظوری حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہوکر ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو مقام و وقت مذکورہ بالا پر منعقد ہوگا اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلالحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔

سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر۔

اعلان جلسہ عام ارکان جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

ارکان جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیتہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر کا سالانہ جلسہ عام بتاریخ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء دفتر جمعیتہ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کان پور میں بوقت ۲ بجے دوپہر منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان سے التجا ہے کہ براہ مہربانی تشریف لاکر کارروائی جلسہ میں حصہ لیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

(۱) کیفیت حسابات آمد و خرچ ۱۹۳۸ء و روئداد کارگذاری سال مذکورہ (۲) انتخاب ارکان جماعت منتظمہ و عہدیداران

بر اے سال ۱۹۳۹ء
(۳) دیگر امور جو باجازت حضرت صدر جلسہ پیش ہوں۔

(نوٹ) اگر تاریخ و وقت مندرجہ بالا پر نصاب جلسہ پورا نہ ہوا تو زیر قاعدہ (۶) و (۷) باب ششم قواعد مندرجہ دستور اساسی جلسہ مذکورہ ملتوی ہوکر بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء مقام و وقت مندرجہ بالا پر منعقد ہوگا۔ اور امور مندرجہ ایجنڈا کا تصفیہ بلالحاظ تکمیل نصاب جلسہ کر دیا جائے گا۔ والسلام!

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر)

بجلی کے لائسنس اور سارٹیفکیٹوں کا اجرا

قاعدہ ۴۸ یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائیگا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

حکومت پنجاب نے اب قطعی طور پر یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ انڈین الیکٹرسٹی رولز کے قاعدہ ۴۸ کو یکم مارچ ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا جائے۔ لہذا آئندہ بجلی کا سامان وغیرہ لگانے کا کام صرف وہی فرمیں اور اشخاص کر سکیںگے جن کے پاس سارٹیفکیٹ ہونگے۔ یاد ہوگا کہ پہلے یہ خیال تھا کہ قاعدہ مذکور اس سال ۸ دسمبر سے نافذ کیا جائے۔ پہلی تاریخ کے اعلان کے وقت یہ واضح کردیا گیا تھا کہ قاعدہ مذکور کا اولین مقصد یہ ہے کہ بجلی استعمال کرنے والے اشخاص کے جان و مال کو ان خطرات سے محفوظ رکھا جائے جو گھروں وغیرہ میں برقی سامان کے ناقص طور پر لگائے جانے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ایک مرتبہ جب قاعدہ مذکور نفاذ پذیر ہوگیا تو بجلی کا سامان لگانے کے متعلق کوئی کام جس میں اضافہ، تبدیلی، مرمت یا موجودہ سامان کی از سر نو ترتیب شامل ہے از روئے قانون بجلی کے کسی ایسے ٹھیکیدار کے سوائے کسی اور شخص سے کرانا ممکن نہ ہوگا۔ جسے صوبجاتی حکومت نے لائسنس دے رکھا ہو اور یہ کام کسی ایسے شخص کی زیر نگرانی کیا جائیگا جسے صوبجاتی حکومت نے قابلیت کا سارٹیفکیٹ دے رکھا ہو۔

مذکورہ بالا لائسنسوں اور سارٹیفکیٹوں کے لئے بالترتیب مئی اور نومبر میں دو امتحان منعقد کئے گئے لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ اس ضمن میں ضروریات پورا کرنے کے لئے ان اشخاص کی تعداد کافی نہیں جنہیں نگرانی کے کام کے متعلق سارٹیفکیٹ دئیے گئے۔ علاوہ ازیں ان اشخاص اور فرموں کے پاس جنہوں نے ٹھیکیداری کے لائسنسوں کے لئے درخواستیں دی تھیں غالباً کئی ہفتوں تک وہ ضروری سامان نہیں ہوگا جس کے لئے انہوں نے فرمائشیں بھیجی ہوئی تھیں چنانچہ مشاورتی کمیٹی نے یہ سفارش کی کہ قاعدہ ۴۸ کے نفاذ کی تاریخ یکم مارچ ۱۹۳۹ء تک ملتوی کردی جائے۔ یہ سفارش حکومت نے منظور کرلی ہے۔

اس دوران میں ۱۰ اور ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء کو ایک اور امتحان منعقد کیا جائیگا۔ اور امید ہے کہ اس مرتبہ سند یافتہ اشخاص کی تعداد اسکام کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

تمام متعلقہ اشخاص کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاکر مطلوبہ لائسنس اور سارٹیفکیٹ حاصل کریں۔

(لاہور۔ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۸ء)

غریب کی دعا خداوند کریم جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب کمپنی بیڑی جھانجا کو جنت نصیب کرے اور ان کی اولاد کو خوش رکھے۔ کاروبار میں برکت کرے جنہوں نے میرے نام اخبار "اہلحدیث" ایک سال کے لئے جاری کروادیا اور تفسیر ثنائی اردو خرید کردی جزاہم اللہ فی الدارین۔ (علی حسن خان آزاد)

دعائے صحت میری اہلیہ، لڑکی، پوتا اور پوتی بیمار ہیں۔ ناظرین صحت کے لئے دعا کریں۔

درخواست کوئی صاحب فی سبیل اللہ غنیۃ الطالبین اردو مجھے خرید دیں۔ دعا دونگا۔

(علی حسن خان آزاد پرشدہ ضلع مظفر پور)

"تلاش معاش" میں نے عرصہ ۴ سال سے انٹرنس پا

ahmadimuslim.de

مومیائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث وجزا ذا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں بعذانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے ... دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد
استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت
بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی
سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔
بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۶/۔ آدھ پاؤ ۱۲/۔ پاؤ بھر ۱/۸ مع
محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔
برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔
اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب حافظ رمضان صاحب بمبئی۔ اس سے قبل
میں نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی۔ بحمد اللہ
میں نے اسکو قابل تعریف پایا۔ اسی وجہ سے اب دوبارہ
آپ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ تین چھٹانک مومیائی بذریعہ
وی پی بھیجدیں۔ (۲۹۔ اکتوبر ۳۸ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور:۔
"قبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی
منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک
وی پی ارسال فرمائیں۔" (۱۷۔ نومبر ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی امپیرئیل ایجنسی امرتسر

کے

تیز رفتار اور آرام دہ جہازوں سے حج کا سفر کرو
سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
حاجیوں کی زبردست خدمت انجام دے رہی ہے۔ حج لائن
کے جہازات المدینہ اور الهند بہترین انتظامات مکمل ہو چکے ہیں
جہازوں کی روانگی کی تاریخیں

الهند ۱۵۔ ذیقعدہ مطابق ۷۔ جنوری کراچی سے براہ راست
المدینہ ۲۴۔ ذیقعدہ مطابق ۱۶ جنوری کراچی سے براہ راست

مزید معلومات کیلئے لکھو
حج لائن سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹڈ
بمبئی، کراچی، کلکتہ

(۱۸۶)

تراجم علمائے حدیث ہند (چھپ گئی)

۱/۔

مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی توثیق

"مجلس شوریٰ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۲۶۔ جولائی ۳۸ء میں مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی
کی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند پیش ہوئی۔ کانفرنس اس کتاب کی توثیق کرتی ہے۔ اور لائق مصنف نے جس محنت سے
اسے مرتب کیا ہے۔ اس پر اظہار مسرت کرتی ہے۔ اور مجلس شوریٰ جماعت اہل حدیث سے استدعا کرتی ہے کہ اس کتاب کی
اشاعت پر توجہ فرما کر مصنف کی قدر دانی کا ثبوت دے"۔ صفحات ۴۲۵ قیمت ۱/۸ محصول ڈاک ۷/۔ مگر
یکمشت دس نسخہ کی خریداری پر محصول ڈاک قطعاً ساقط۔ (ملنے کا پتہ)
عبد الحی والاخوان مقام سوہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ (پنجاب) (دفتر اہلحدیث کا پتہ بھی یہی ہے)

سرمہ اکسیر العین مجرب

۲/۔

دھندلا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے
بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ بزرگ لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے
نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہو تو ان امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ
اٹھائیں۔ فی شیشی ۲/۔ پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین زیر نگرانی حکیم عبد الرشید امرتسر

ہندوستان اور پیٹنٹ ادویات

تین مشہور ادویات کے
نسخہ جات۔ قیمت ۳/۔
پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

سرمہ نور العین

(مصنفہ مولانا ابو الاقا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔

قیمت ایک تولہ عہ

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

شمالی ہندوستان ۱۹ء

یہ کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عللہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عللہ
زاد المعاد ابن قیم سفید	لعہ	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	لعہ
ترغیب و ترہیب سفید کاغذ	لعہ	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں		ملا علی مصری	لعہ
قیمت فی حصہ	لعہ	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی

ہندوستانی صندلی عطریات ۱۲ء

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور و معروف اسپیشل عطر ہزارہ، عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ عہ، ۔ فی تولہ ۔ ۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمائیے۔

فہرست مفت طلب فرمائیے۔

پتہ:- فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم تاجران عطر۔ قنوج۔ یو پی

طلائے اعظم ۲۱ء

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد طوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے تمام کام میں مانع نہیں۔

قیمت عہ ۔ محصول ڈاک ۸ر

المشتہر: منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ ۹ء

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مفرح قوت مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اُٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و خوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ نسیان جیسی بیماریاں کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچہ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ۔ ناظم دواخانہ پنجاب طبی بورڈ نسبت روڈ لاہور

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

مطبوعات الہلال بک ایجنسی ۶ء

مفصل فہرست مفت طلب کریں

۱۔ اسوہ حسنہ بلا جلد ۶ مجلد ۸		۱۲۔ ایاؤ تخمیر	۸ر
۲۔ کتاب الوسیلہ ۸ر		۱۳۔ الحرب فی القرآن	۱۰ر
۳۔ اصحاب صفہ	۱۲ر	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ	۴ر
۴۔ العروۃ الوثقیٰ	۶ر	۱۵۔ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان	۸ر
۵۔ اسلامی تصوف	عہ	۱۶۔ افسانہ ہجر و وصال	۴ر
۶۔ تفسیر المعوذتین	عہ	۱۷۔ الدین یسر	۴ر
۷۔ تفسیر آیت کریمہ	۱۲ر	۱۸۔ صبح سعادت احمد کمال	عہ
۸۔ تفسیر سورہ کوثر	۴ر	۱۹۔ لائف آف پرونٹ	۴ر
۹۔ فتویٰ شرک شکن	۶ر	۲۰۔ ائمہ اسلام	۲ر
۱۰۔ ولی اللہ	۵ر	۲۱۔ خلاف الائمہ	۵ر
۱۱۔ نجد و حجاز	عہ	۲۲۔ سیرۃ امام ابن تیمیہؒ	۹ر

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

عجیب الاثر طلیو یا۔ امساک ۱۲ء

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے ۔ ۹۹۴۷)

بصداقت شریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار شاہت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ جوان دالوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس بات تقاضائے حاجت سے باہر نہیں رہ سکتا۔ حقیقی پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی طیار ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی عہ

پتہ:- نظام بہادر رزعہ ۲۵ فریدکوٹ پنجاب

حقیقت مرزائیت

آف مباہلہ دساجی

مصنفہ مولوی عبد الکریم (مرزائی مبلغ) مرزائیت کی تردید میں بہت مفید ہے۔

قیمت ۸ر۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی اکسیر ہاضمہ کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی ڈبہ عہ محصول ڈاک ۵ر۔ نمونہ ۴ر

پتہ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ ڈیوڑھی گیٹ امرتسر

(۱۹۸)

اشتہار زیر حکم ۵ ... ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ ادھاکرشن صاحب بی۔ اے

ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔

ایڈیشنل سب جج بہادر درجہ چہارم لدھیانہ

مقدمہ اجراء نمبر ۱۱۶۱ بابت سال ۱۹۳۵ء

انجمن امداد باہمی قرضہ داکھہ تحصیل وضلع لدھیانہ

بذریعہ کرم چند پیروکار ڈگری

بنام منگل سنگھ پسر رام سنگھ قوم جٹ ساکن

داکھہ تحصیل وضلع لدھیانہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی منگل سنگھ مذکور تعمیل نوٹس ... سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوشی ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام منگل سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدیون مذکور تاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو مقام لدھیانہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۰۔ دسمبر ۱۹۳۸ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

شائقین وتجار کو خوشخبری

ہمارے کارخانہ کے تیارشدہ مشہور صندلی عطریات عطر مجموعہ۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ ... ۔ ۔ روغن گیسو دراز فی شیشی ... نوٹ: مجلد ہر قسم کے عطریات ودیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر
حنا فیکٹری۔ قنوج۔ یوپی

ترجمان وہابیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان مرحوم بھوپالی۔ اعتراضات کے جواب ... ہے۔ قابل قدر ہے۔ قیمت ... ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جدید مطبوعات جامعہ

مضامین محمد علی مرتبہ محمد سرور صاحب پروفیسر جامعہ۔ یہ اس دور کی تاریخ ہے جب ملت اسلامیہ کے تن مردہ میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑی۔ اور برسوں کے خوابیدہ مسلمان اٹھے قیمت مجلد ۵ر

دنیا کی کہانی از پروفیسر محمد مجیب صاحب۔ اس مختصر سی کتاب میں ہزاروں برس کی تاریخ اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ پڑھنے والا بادشاہوں کی لڑائی اور تاریخوں کے گورکھ دھندے میں پڑے بغیر وہ سب سمجھ جاتا ہے جو تاریخ کا مفہوم ہے۔ قیمت ۵ر

شہری آزادی یہ ایک کتابچہ ہے جس میں بیرونی ممالک کی انجمنوں اور شہری حقوق کا ذکر کرتے ہوئے اعداد وشمار میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کس طرح موجودہ حکومت ہندوستانیوں کو ان حقوق سے محروم کرنے کے درپے ہے جن سے ان کی زندگی وابستہ ہے۔ قیمت ۶ر۔

ہندوستان میں برطانوی حکومت

از ڈاکٹر زین العابدین احمد صاحب۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ برطانیہ ہندوستان کو کمزور کر رہا ہے۔ لیکن بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ کس طرح اور کس حد تک لوٹا جا رہا ہے اسکے سمجھنے کے لئے یہ کتاب پڑھئے جس میں برطانوی سامراج کی اقتصادی اور مالی پالیسی کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر

ہندوستان میں دیہی قرض مصنفہ پروفیسر محمد عاقل صاحب ایم اے۔ اس چھوٹی سی کتاب میں تحقیق کے اعداد وشمار سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسان کی کیا حالت ہے اور ایک گاؤں کی مفصل تحقیقات پیش کی گئی ہیں قیمت ۴ر

پتہ:۔ **مکتبہ جامعہ**
دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ

ازواج النبی صلعم (مجلد) مولفہ جناب سید ظہور الحسن صاحب دہلوی۔ جس میں جناب سرور کائنات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہیں۔ اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ ہر نکاح ایک نہ ایک مصلحت پر مبنی تھا۔ اور معترضین کے شکوک وشبہات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ حضرت سودہؓ۔ حضرت عائشہؓ۔ حضرت حفصہؓ۔ حضرت زینبؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ حضرت زینبؓ بنت جحش۔ حضرت ام حبیبہؓ۔ حضرت صفیہؓ وغیرہ سب کے جدا جدا حالات درج ہیں۔ کتابت، طباعت کاغذ عمدہ۔ اصل قیمت ۱۲ر۔ رعایتی ۸ر

فیروز اللغات مجلد یہ مشہور ومعروف لغات ہے۔ جو ہر پڑھے لکھے گھر میں موجود ہونی ازبسکہ ضروری ہے۔ جس میں تمام عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ محاورات اور ضرب الامثال کے معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت رعایتی ... (۱۶۹)

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

ہر سہ جلد۔ مصنفہ مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی مرحوم۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفصل سوانحعمری از پیدائش تا وصال الی اللہ نہایت عمدہ پیرایہ میں درج ہے۔ عبارت اردو اس قدر آسان ہے کہ پرائمری پاس بھی بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ قابل دید ہے۔ اصل قیمت چھ روپے۔ رعایتی دو روپے۔

تقلید وعمل بالحدیث مصنفہ نواب محسن الملک صاحب مرحوم۔ اس کتاب میں عمل بالفقہ اور عمل بالحدیث کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو واجب قرار دیا ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ ختم ہونے کو ہے۔ جلد منگوالیں قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ } منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے اور اجبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کاغذ، کتابت طباعت اعلیٰ قیمت عہ

برہان سورہ نور کی عالمانہ و محققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عہ

صراط مستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مسلمانوں کیلئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ طرز بیان نہائت موزوں ہے کاغذ نفیس۔ کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۲

سبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہے۔ قیمت ۱۲

خلفائے اربعہ آنحضرت کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور انکے عہد حکومت کے ملکی واقعات۔ قیمت ۸

چالیس حدیثیں۔ یہ ایسی چالیس حدیثیں ہیں جو خاص طور پر بچوں کیلئے سبق آموز ہیں۔ یہ مختلف عنوانات مثلاً سادگی۔ استقلال۔ اتفاق وغیرہ کے ماتحت درج کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ تشریح بھی کی گئی ہے۔ قیمت ۲

تاریخ نجد نجد اور نجدیوں کی مفصل تاریخ مع حالات و واقعات درج ہے از قلم مولانا حافظ محمد اسلم صاحب جیراجپوری۔ قیمت عہ

ثنائی برقی پریس امرتسر میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہائت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما۔ رنگ دار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت وغیرہ طے کریں۔ المشتہر۔ مینیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ و محققانہ تفسیر جس میں جزا و سزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ اسکے مطالعہ سے دین و دنیا کی نعمتوں سے پوری واقفیت ہوتی ہے۔ قیمت ۱۲

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے عجیب انداز میں لکھی ہے۔ قیمت عہ

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ امیر کے انتخاب اور صدر عہد اسلام کے نظم و ارتباط پر بحث کی گئی ہے۔ اور خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہائت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۸

ہمارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ خصوصاً بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵

تاریخ القرآن اس کتاب میں قرآن مجید کے ابتدائے نزول سے زمانہ حاضرہ تک کے تمام واقعات [illegible] اور دلچسپ معلومات درج ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت [illegible]

فاتح مصر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکابر صحابہ کرام میں سے تھے ان کی سیرت نہائت عمدہ ہے کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ قیمت عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔ ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں بھیجا جائیگا

ملنے کا پتہ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر پنجاب

خریدار نمبر
بخدمت مینیجر صاحب
[illegible]

Num 2[illegible]